

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہو دیکھتے ہو (الحدیث)

نماز نبویؐ بالتصویر

وضو، تیمم اور نماز متعلقہ جملہ مسائل صحیح احادیث اور عملی تصاویر کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com



حافظ مبشر حسین لاہوری

مصنف

مبشر اکیڈمی لاہور

ناشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

پیشکش اور تصدیق سے لایا گیا ہے
مذہب اور عقائد کے لیے

مکتبہ المدینہ

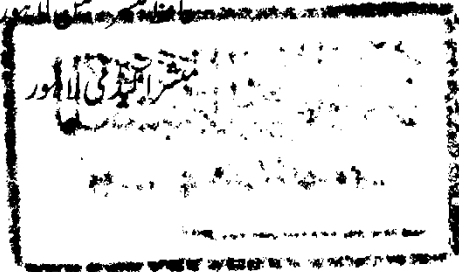
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تصویر
3/7/2014

نماز نبوی با تصویر

صحیح احادیث اور عملی تصاویر کی روشنی میں

مفتاح حسنہ



تصنیف

ناشر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب نماز نبوی بالتصویر
مصنف حافظ مبشر حسین لاہوری
اشاعت اولم ب مش 2002
ناشر مبشر اکیڈمی لاہور
فونوگرافر محمد ث
کیوزر عرفان ایوب

ملنے کے پتے

مبشر اکیڈمی کھن پورہ مکان نمبر 11 گلی نمبر 21 نزد مکہ مسجد

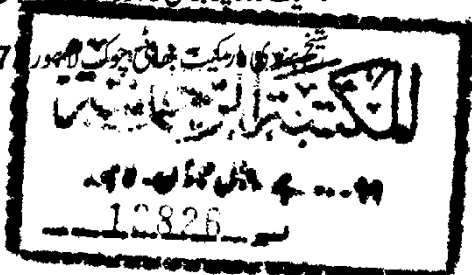
شاد باغ لاہور۔ 7604652

نعمانی کتاب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ 7321865

مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ اردو بازار لاہور۔ 7351124

دارالاندلس 4 لیک روڈ چوہدری لاہور۔ 7231106

دارالہدیٰ 7639557



فہرست

صفحہ نمبر	موضوعات
10	باب 1 وضو کا طریق کار احادیث و تصاویر کی روشنی میں
11	وضو سے متعلقہ چند اہم اور ضروری باتیں
11	وضو اور نیت
12	وضو اور بسم اللہ
13	وضو اور تکرار
13	وضو کا مختصر طریق کار
15	وضو کا تفصیلی طریق کار
15	نیند سے بیدار ہو کر پہلے ہاتھ دھوئیں
16	دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں
16	ہاتھوں کی انگلیوں میں خلال کریں
17	کلی اور ناک صاف کریں
20	بائیں ہاتھ سے ناک جھائیں
20	مکمل چہرہ دھوئیں
21	داڑھی میں خلال کریں
22	کہنیوں تک دونوں بازو دھوئیں

23	سر کا مسح کریں
23	ننگے سر کا مسح کریں
23	صرف پگڑی (عمامہ) کا مسح کریں
24	پیشانی کے بالوں سمیت پگڑی پر مسح کریں
25	کانوں کا مسح
26	گردن اور بازوؤں کا مسح ثابت نہیں
27	دونوں پاؤں دھوئیں
28	پاؤں کی انگلیوں میں خلال کریں
28	وضو کے بعد کی دعائیں
30	وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کا پھیننا مارنا
31	وضو کے بعد تولیے وغیرہ کا استعمال
31	وضو کا باقی ماندہ پانی کھڑے ہو کر پینا
32	دوران وضو کی بعض ممنوعات
36	باب 2 تیمم اور مسح کا طریق صحیح احادیث اور تصاویر کی روشنی میں
37	فصل اول - تیمم سے متعلقہ مسائل
37	نیت، بسم اللہ اور تیمم
37	تیمم کا مختصر طریق کار
39	تیمم کا تفصیلی طریق کار
39	تیمم کیا ہے؟

39	تیمم وضو اور غسل دونوں کا قائم مقام
40	تیمم کن حالات میں کیا جاتا ہے؟
40	۱۔ پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں
42	۲۔ مرض اور بیماری کی صورت میں
43	۳۔ شدید سردی کی صورت میں
43	تیمم کا مسنون طریقہ
46	مٹی کے علاوہ تیمم کن چیزوں سے درست ہے؟
48	فصل دوم۔ مسح سے متعلق مسائل
48	مسح سے مراد کیا ہے؟
48	مسح کے مختصر احکام
49	مسح کے تفصیلی احکام
49	مسح کا طریقہ کار
50	مسح کی مدت !
52	مسح کن چیزوں پر کیا جاتا ہے؟
52	چمڑے کے موزوں پر مسح
53	جرابوں پر مسح
57	پٹی اور اپلا سٹرو وغیرہ پر مسح
58	مصنوعی اعضاء پر مسح
59	پگڑی اور عمامہ پر مسح

62	باب 3 نماز کا طریقہ صحیح احادیث اور تصاویر کی روشنی میں
63	نماز کی فرضیت و اہمیت
63	نماز کا مختصر طریق کار
65	سترہ
66	قیام
70	رکوع
72	تومہ
73	سجدہ
75	دو سجدوں کے درمیان جلسہ
76	دوسرا سجدہ
76	جلسہ استراحت
76	دوسری رکعت
77	درمیانی تشہد
78	تیسری رکعت
78	چوتھی رکعت
79	آخری تشہد
81	سلام
81	نماز کے بعد کے اذکار
81	نماز باجماعت کے چند مسائل

پیش لفظ

یوں تو نماز کے موضوع پر چھوٹی بڑی بیسیوں کتابیں مارکیٹ میں موجود ہیں، پھر علم و تحقیق کے اعتبار سے ہر مسلک کے علمائے اس موضوع پر بیشمار کتابیں تصنیف کر رکھی ہیں، تاہم اس سلسلہ میں ابھی تک کوئی ایسی تحقیقی کتاب منظر عام پر نہیں آئی جس میں وضو، تیمم اور نماز سے متعلقہ جملہ مسائل کا عملی طریقہ بھی واضح کیا گیا ہو جبکہ سائنسی ترقی کی بدولت ایسی کتاب کی تیاری کوئی مشکل امر بھی نہیں۔ چنانچہ دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق اسی مقصد کی تکمیل کے لیے راقم الحروف نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کتاب ہذا کو تیار کیا ہے۔

کتاب کو تین ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں وضو سے متعلقہ مسائل، دوسرے باب میں تیمم اور مسح سے متعلقہ مسائل اور تیسرے باب میں نماز کی مکمل ادائیگی کا طریقہ اور متعلقہ مسائل کو صحیح احادیث اور عملی تصاویر کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔

چہرے کی تصاویر چونکہ جائز نہیں اس لیے اس بات کا خیال رکھتے ہوئے تصاویر میں چہرہ چھپانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ نیز حوالہ جات کے لیے بھی صحیح و مستند احادیث کو منتخب کیا گیا ہے۔ اسکے باوجود اگر کتاب میں کوئی علمی یا فنی غلطی ہو تو دوست احباب ضرور مطلع فرما کر شکر یہ کا موقع دیں۔ جزاکم اللہ خیرا

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم (آمین)

حافظ مبشر حسین لاہوری

باب نمبر 1

وضو کا طریق کا صحیح احادیث اور
مکمل تصاویر کی روشنی میں

وضو سے متعلقہ چند اہم اور ضروری باتیں

☆ وضو اور نیت

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ﴿انما الاعمال بالنیات﴾ (۱)

”عملوں کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔“ جس نیت، عزم اور ارادے کے ساتھ جو کام کیا جائے، اسی کے مطابق اس کا ثواب یا گناہ مرتب ہوتا ہے۔ مثلاً اگر اجر و ثواب کی نیت سے کوئی نیک عمل یا عبادت وغیرہ بجلائی جائے تو اس کا یقیناً ثواب ہوگا۔ لیکن اگر شہرت، ریاکاری، نمود و نمائش، مال و جاہ اور دنیوی اغراض و مقاصد کی خاطر کوئی نیک عمل کیا جائے تو وہ بجائے کارِ ثواب کے وبالِ جان اور گناہِ عظیم قرار پاتا ہے۔

نماز سب سے افضل و اعلیٰ عبادت ہے جس کی ادائیگی کے لیے وضو یا طہارت و پاکیزگی بنیادی شرط ہے جبکہ وضو سے پہلے اس کے مقصد و نیت (یعنی ادائیگی نماز کی نیت) کو مد نظر رکھنا از بس ضروری ہے۔ اگر نماز کی نیت کے بغیر وضو مکمل کیا جائے تو اس وضو سے پڑھی جانے والی نماز کا ثواب خطرے میں ہے۔ اس لیے بوقت وضو ادائیگی نماز کی نیت ضروری ہے۔ البتہ نیت کے حوالہ سے یہ بات واضح رہے کہ نیت کا تعلق دل سے ہے زبان سے نہیں۔ اس لیے زبان سے کسی چیز کی ادائیگی کی بجائے اس کا قلبی ارادہ کر لینا ہی ”نیت“ کہلاتا ہے۔ یہ ایک ایسی بدیہی حقیقت ہے کہ ہم روزمرہ کے اپنے کاموں ہی پر اگر غور کر لیں تو یہ حقیقت ہم پر کھل جائے گی۔ مثلاً ہم نے مقررہ وقت پر گھر سے نکل کر سکول، کالج، دکان یا بازار کو جانا ہو پھر وہاں سے واپسی اختیار کرنا ہو، سودا سلف خرید کر لانا ہو، کسی دوست کے ہاں جانا ہو یا کوئی بھی چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا کام سرانجام

(۱) بخاری: کتاب بدء الوحی: باب کیف کلن بدء الوحی الی رسول اللہ حدیث 1

ترمذی (۱۶۳۷) صحیح ابی داؤد (۱۹۲۷) صحیح سنن نسائی (۷۳، ۳۲۱۵)

دینا ہو تو ہم اسے انجام دینے کا پورا پروگرام قلب و دماغ میں طے کرتے ہیں پھر اسی قلبی عزم کی بنیاد پر اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور زبان سے اس کا اظہار تک نہیں کرتے..... یہ تو تھا معاملات کا مسئلہ لیکن عبادات کا مسئلہ بھی اس سے مختلف نہیں۔ بلکہ نماز روزہ سمیت ہر عبادت کی نیت کا تعلق انسان کے قلب و دماغ سے ہوتا ہے۔ اور جس طرح روزمرہ کے کسی معمولی یا غیر معمولی کام کو انجام دینے سے پہلے الفاظ کے ساتھ اس کا اظہار ہم ضروری خیال نہیں کرتے اسی طرح شریعت نے عبادات کی ادائیگی سے پہلے ان کا بھی زبان سے اظہار ضروری نہ سمجھتے ہوئے اسے مشروع قرار دینے سے گریز کیا ہے۔ اس لیے مسئلہ خواہ وضو کا ہو یا نماز اور روزے کا کسی بھی عبادت سے پہلے قلبی نیت و ارادے کے باوجود زبان سے اظہار کے بارے میں آنحضرت ﷺ یا صحابہ کرام یا تابعین عظام سے کوئی ثبوت اور روایت منقول نہیں۔ لہذا وضو (اور اسی طرح نماز وغیرہ) سے پہلے قلبی ”نیت“ ضرور کی جائے مگر خود ساختہ الفاظ کے ساتھ کوئی نیت نہ کی جائے کیونکہ اس کی پشت پر کوئی صحیح حدیث نہ ہونے کی وجہ سے اسے دین میں اضافہ قرار دیا جائے گا اور دین میں اضافے ہی کا دوسرا نام بدعت ہے!

☆ وضو اور بسم اللہ

وضو شروع کرنے سے پہلے ”بسم اللہ“ ضرور پڑھنی چاہیے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو حکم فرمایا: ﴿توضوا بسم اللہ﴾ (۲) ”بسم اللہ کہتے ہوئے وضو کیا کرو۔“ بسم اللہ کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ﴿لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه﴾ (۳) ”جو شخص وضو کے شروع میں اللہ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو ہی نہیں۔“

(۲) سنن نسائی: کتاب الطہارۃ: باب التسمیۃ عند الوضوء (۷۸) ابن خزیمہ (۱۴۴) |

(۳) ابوداؤد: کتاب الطہارۃ: باب التسمیۃ علی الوضوء (۱۰۱) ابن ماجہ (۳۹۹) احمد

۴ (۴۱۸/۲) حاکم (۱۴۶/۱) بیہقی (۴۳/۱) شرح السنۃ (۴۰۹/۱) دارمی (۱۷۶/۱) |

☆ وضو اور تکرار:

دوران وضو سر کے مسح کے علاوہ وضو کے تمام اعضا ایک مرتبہ سے لے کر تین مرتبہ تک دھونا جائز ہے۔ خواہ تمام اعضا ایک ایک مرتبہ دھولے جائیں یا تمام اعضا دو مرتبہ دھولے جائیں یا پھر تمام اعضا تین مرتبہ دھولے جائیں تینوں طرح درست ہے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے تینوں طرح وضو فرمایا ہے۔ (۴)

یاد رہے کہ اگر دوران وضو بعض اعضا ایک مرتبہ، بعض دو مرتبہ اور بعض تین مرتبہ دھولے جائیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ سے اس طرح بھی ثابت ہے۔ (۵) البتہ کسی عضو کو دوران وضو تین بار سے زیادہ دھونے سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا اور اسے ظلم و زیادتی سے تعبیر فرمایا ہے۔ (۶)

☆ وضو کا مختصر طریقہ:

- ☆ بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کریں۔
- ☆ سر کے مسح کے علاوہ ہر عضو کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ تک دھوئیں۔
- ☆ نیند سے بیدار ہوئے ہوں تو پانی والے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھولیں۔
- ☆ دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھوئیں۔
- ☆ ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔ (انگوٹھی، گھڑی وغیرہ کا بھی خلال کریں)
- ☆ کلی کریں۔
- ☆ مسواک ہو تو وہ بھی کر لیں۔

(۴) ادیکھیے بخاری: کتاب الوضو: باب الوضو مرة مرة (۱۵۷) الی: باب الوضو ثلاثا ثلاثا (۱۵۹)

(۵) ادیکھیے ترمذی: کتاب الطہارة: باب ما جاء فیمن يتوضأ بعض وضوہ مرتین و بعضہ

ثلاثا (۳۷)

(۶) ابو داؤد: کتاب الطہارة: باب الوضو ثلاثا ثلاثا (۱۳۵) نسائی: کتاب الطہارة: باب

الاعتدافی الوضو (۱۳۰)

- ☆ ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے صفائی کریں۔
- ☆ مکمل چہرہ دھوئیں۔
- ☆ صاحب ریش ہوں تو پانی کے ایک چلو سے داڑھی کا خلال کریں۔
- ☆ کہنیوں تک دونوں بازو پہلے دایاں پھر بایاں دھوئیں۔
- ☆ سر کا مسح اس طرح کریں کہ دونوں ہاتھ تر کر کے سر کے اگلے حصہ سے لے کر گدی تک لے جائیں۔ پھر گدی سے واپس سر کے اگلے حصہ (پیشانی) تک واپس لے آئیں۔ ایسا ایک ہی مرتبہ کر لیں۔
- ☆ گچڑی اور عمامہ باندھنے کی صورت میں اس کے اوپر سے مسح کرنا بھی جائز ہے۔
- ☆ ترہاتھوں کی انگلیاں کانوں کے سوراخوں میں ڈالتے اور انگوٹھے کانوں کی پشت پر رکھتے ہوئے کانوں کے اندرونی و بیرونی حصے کا مسح کریں۔
- ☆ گردن اور بازوؤں کا مسح صحیح احادیث سے ثابت نہیں اس لیے اس سے گریز کریں۔
- ☆ دونوں پاؤں (پہلے دایاں پھر بایاں) دھوئیں۔
- ☆ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان ہاتھ کی (چھنگلی) انگلی سے خلال کریں۔
- ☆ وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ یا انگشت شہادت اٹھائے بغیر کوئی بھی مسنون دعا پڑھیں البتہ دوران وضو کوئی دعا صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔
- ☆ وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کا چھینٹا مارنا جائز و مسنون ہے۔
- ☆ وضو کے بعد تولیے وغیرہ سے جسم خشک کرنا جائز ہے۔
- ☆ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا سنت ہے۔

وضو کا تفصیلی طریقہ

نیند سے بیدار ہو کر پہلے ہاتھ دھوئیں:

اگر نیند سے بیدار ہوں تو فوراً پانی والے برتن میں ہاتھ نہ ڈالیں۔ بلکہ کسی صاف چیز (مگ وغیرہ) کے ذریعے برتن سے پانی لے کر پہلے ہاتھ دھولیں یا برتن انڈیل کر ہاتھ دھوئیں۔ پھر دھوئے ہوئے ہاتھ کو برتن میں ڈالنے اور چلو بھر کر کھلی وغیرہ کرنے کی اجازت ہے۔



◆ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

﴿اذا استيقظ احدكم من نومہ فليغسل يده قبل ان يدخله في وضو نہ

فان احدكم لا يدري اين باتت يده﴾ (۷)

”جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ پہلے اسے (تین مرتبہ) دھولے۔ کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔“

(۷) البخاری: کتاب الوضوء: باب الاستجمار وترا (۱۶۲) مسلم: کتاب الطہارۃ: باب کراہۃ

غمس المتوضی (۲۷۸) یاد رہے کہ مسلم کی روایت میں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھونے کا

ذکر ہے۔ ترمذی (۲۳) نسائی (۱۶۱) ابن ماجہ (۳۹۳) ابو داؤد (۹۶)

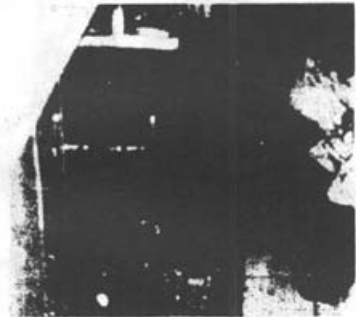
ممکن ہے کہ اس کے ہاتھ شرمگاہ یا جسم سے لگی کسی نجاست پر لگنے کی وجہ سے پلید ہو



گئے ہوں اور انہیں صاف کیے بغیر برتن میں ڈال دینے سے برتن میں موجود پانی بھی پلید ہو جائے۔ پھر اس پلید و نجس پانی سے طہارت کیسے ممکن ہے؟! البتہ اگر بہتے پانی (مثلاً ٹوٹی یا نہر وغیرہ) سے وضو کریں تو پھر یہ مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔ ٹوٹی چھوڑ کر ہاتھ دھولیں کیونکہ نیچے نالی میں گرنے والا پانی دوبارہ طہارت کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔

دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین مرتبہ

دھوئیں:



حضرت عثمانؓ نے مسنون طریقہ وضو سکھاتے ہوئے پہلے تین مرتبہ اپنے ہاتھ کلائیوں تک دھوئے۔ (۸)

ہاتھوں کی انگلیوں میں خلال کریں

حضرت لقیط بن صبرہؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿اسبغ الوضوء و خلل بین الاصابع﴾ ”وضو اچھی طرح کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو۔“ (۹)

(۸) [بخاری: کتاب الوضوء: باب الوضوء ثلاثا ثلاثا (۱۵۹) مسلم: کتاب الطہارۃ: باب صفۃ

الوضوء (۲۲۶)]

(۹) [ابو داؤد: کتاب الطہارۃ: باب فی الاستنشار (۱۳۲) ترمذی: کتاب الطہارۃ (۳۸)

نسائی (۱۱۳) ابن ماجہ (۳۰۷) حاکم (۱۳۷/۱)]

اسی طرح اگر انگلی میں انگوٹھی پہنی ہو یا ہاتھ میں گھڑی یا چوڑیاں پہنی ہوں تو انہیں حرکت دے کر مطلوبہ حصے کو اچھی طرح تر کریں۔



کلی اور ناک صاف کریں:

کلی کرنا اور ناک جھاڑ کر اچھی طرح صاف کرنا اگرچہ دو جدا طریقے ہیں مگر ان دونوں کی ادائیگی ایک ہی چلو کے ذریعے بھی ممکن ہے (یعنی چلو بھر کر آدھے سے کلی کریں اور آدھاناک میں ڈال کر بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑ لیں) اور دو الگ الگ چلو لے کر کلی الگ کرنا اور ناک الگ صاف کرنا بھی درست ہے۔

◆ ایک ہی چلو سے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کی دلیل یہ حدیث ہے:

حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے کسی آدمی نے دریافت کیا کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کو کس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ حضرت عبداللہ نے پانی کا برتن منگوا یا اور اسے اٹڈیلتے ہوئے تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا اور ﴿فمضمض واستنثر ثلاث مرات من غرفة واحدة﴾ ”ایک ہی چلو سے کلی بھی کی اور ناک بھی جھاڑ کر صاف کیا اور ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا۔“ (۱۰)

(۱۰) البخاری: کتاب الوضو: باب الوضو من التور (۱۹۹) باب من مضمض واستنشق من

غرفة واحدة (۱۹۱) مسلم: کتاب الطہارة (۲۳۵) ابو داؤد (۱۱۹) ترمذی (۳۲۰۲۸)

ابن ماجہ (۳۰۵، ۳۳۳) نسائی (۸۳) مؤطا (۱۸/۱)

الگ الگ چلو لے کر کھلی کرنے اور ناک الگ چلو لے کر صاف کرنے کی دلیل یہ حدیث ہے:

◆ حضرت علیؓ نے مسنون وضو کا طریقہ سکھاتے ہوئے اس طرح کیا کہ

﴿ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا﴾ ”پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ہی

ناک جھاڑ کر صاف کیا۔“ (۱۱)



◆ کلی کرتے وقت مسواک بھی کر لی جائے تو اس سے منہ کی صفائی کے علاوہ نماز کا

(۱۱) اتر ممدی: کتاب الطہارۃ: باب ما جاء فی وضوء النبی کیف کان؟ (۳۸) یاد رہے کہ مذکورہ

حدیث میں اگرچہ صراحت کے ساتھ یہ بات مروی نہیں کہ الگ الگ چلو لے کر کھلی اور ناک صاف کرنے کا عمل

کیا گیا ہے تاہم سیاق کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ کلی اور ناک کی صفائی کرنے میں الگ الگ چلو استعمال کیے گئے

ہیں۔ فقہاء محدثین اسے ”فصل“ کی اصطلاح سے بیان کرتے ہیں جبکہ ایک ہی چلو لے کر آدھے سے کلی کرنا

اور آدھے کو ناک میں ڈال کر ناک کی صفائی کرنے کو ”وصل“ کی اصطلاح سے بیان کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں

بعض روایات میں صریح طور پر ”فصل“ کا ذکر موجود ہے اگرچہ ان کی اسناد پر کلام ہے۔ تاہم بعض اہل علم نے

دونوں طریقوں کو جائز قرار دیتے ہوئے پہلے طریقے (وصل) کو افضل قرار دیا ہے مسئلہ ہذا کی تفصیل کے لیے

ملاحظہ ہو تحفة الاحوذی (ص ۱۲۱ تا ۱۲۷ ج ۱) عون المعبود (ص ۵۳ ج ۱) سبل

السلام (ص ۵۳ ج ۱) زاد المعاد (ص ۱۹۱ تا ۱۹۳ ج ۱) فتح الباری (ص ۲۳۰ ج ۱)

تلخیص الحیب (ص ۷۹ ج ۱) علاوہ ازیں امام ترمذی رقمطراز ہیں کہ بعض اہل علم کے بقول ایک ہی چلو

سے کلی اور ناک صاف کرنا کافی ہے جبکہ بعض کے بقول ان دونوں میں تفریق (فصل) بہتر ہے۔ امام شافعی

فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک ہی چلو سے دونوں کام (کلی اور ناک میں پانی داخل کرنا) کر لیتا ہے تو یہ جائز

ہے اور اگر انہیں علیحدہ علیحدہ کرے تو یہ ہمیں زیادہ پسند ہے۔ اتر ممدی: تحت باب ما جاء فی وضوء

النبی |

ثواب بھی بڑھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی بھی حاصل ہوتی ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ بغیر مسواک والی نماز سے 70 درجے فضیلت

میں زیادہ ہوتی ہے۔ (۱۲)

◆ علاوہ ازیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿السواک مطهرة للضم مرصاة للرب﴾

”مسواک کرنا منہ کی صفائی اور پروردگار کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔“ (۱۳)

◆ ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ بات بھی واضح رہے کہ اچھی طرح ناک میں پانی چڑھائیں البتہ اگر آپ حالت روزہ میں ہوں تو پھر ناک میں پانی چڑھاتے وقت مبالغہ نہ کریں کیونکہ اس طرح پانی حلق میں اترنے کا خدشہ ہے اس کی دلیل حضرت لقیط بن صبرہؓ سے مروی یہ حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿و بالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما﴾ (۱۴)

حالت روزہ کے علاوہ (عام حالات میں) ناک میں اچھی طرح سے پانی چڑھایا کرو۔

(۱۲) شعب الایمان للبیہقی: کتاب الطہارات: باب فضل الوضوء (۲۷۷۳) احمد

(۲۷۷۲/۶) ابن خزیمہ (۱۳۷) السنن الکبریٰ للبیہقی (ص ۳۸ ج ۱) حاکم

۱(۱۳۶/۱)

(۱۳) بخاری: کتاب الصوم: باب سواک الرطب والیابس للضائم. سنن نسائی: کتاب

الطہارة: باب الترغیب فی السواک (۵) مسند دارمی: کتاب الصلاة (۶۹۰) احمد

۱(۱۲۳/۶) ابن حبان (۱۳۳) شرح السنة (۱۹۹)

(۱۴) ابو داؤد: کتاب الطہارة: باب فی الاستنثار (۱۳۲) ترمذی: کتاب الطہارة (۳۸)

نسائی (۸۷) حاکم (۱۳۷/۱)

بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑیں:

جس طرح بوقت استنجادائیں ہاتھ سے پانی ڈالتے ہوئے بائیں سے صفائی کی جاتی



ہے اسی طرح دوران وضو مناسب یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے پانی ناک میں چڑھایا جائے اور بائیں ہاتھ سے ناک کو جھاڑا اور صاف کیا جائے اس کی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت علیؓ نے لوگوں کو وضو کا مسنون طریقہ سکھانے کے لیے پانی منگوا یا تو ﴿فتمضمض واستنشق و نثر بیدہ

اليسرى ففعل هذا ثلاثا ثم قال : هذا طهور نبى الله﴾ (۱۵)

”انہوں نے کلی کی ناک میں پانی چڑھایا اور اپنے بائیں ہاتھ سے ناک کو جھاڑا اور صاف کیا اور ایسا تین مرتبہ کیا۔ پھر (مکمل وضو کر کے دکھانے کے بعد) فرمایا کہ اللہ کے نبی ﷺ کا وضو اسی طرح ہوا کرتا تھا۔“

مکمل چہرہ دھوئیں

دونوں ہتھیلیوں میں پانی بھر کر اپنے چہرے پر ڈالیں اور اچھی طرح سے پورا چہرہ



دھوئیں۔ واضح رہے کہ دائیں کان سے بائیں کان تک جبروں سمیت اور پیشانی (جہاں سے سر کے بال شروع ہوتے ہیں) سے لے کر ٹھوڑی کے نچلے حصہ تک حدود چہرہ میں داخل ہے۔ (۱۶)

(۱۵) انسانی: کتاب الطہارۃ: باب الامر بالاستنثار عند الاستیقاظ من النوم (۹۱)

(۱۶) ادیکھے المغنی لابن قدامہ (ص ۱۳ ج ۱)

وضو میں مکمل چہرہ دھونے کے بارے میں بے شمار صحیح احادیث مروی ہیں بطور حوالہ چند ایک مراجع کی طرح حاشیہ نمبر ۷۱ میں اشارہ کر دیا گیا ہے۔ (۱۷)

☆ چہرہ دھوتے وقت ہاتھ برتن میں داخل کر کے پانی لینا بھی جائز ہے۔ (۱۸)

داڑھی میں خلال کریں:

چہرہ دھونے کے بعد پانی کا ایک چلو لے کر ٹھوڑی کے نیچے سے داخل کر کے داڑھی کا خلال کریں جیسا کہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ

﴿ان رسول اللہ کان اذا توحضا اخذ كفا من ماء فادخله تحت

حنكہ فخلل به لحيته وقال هكذا امرني ربي عز وجل﴾ (۱۹)

”اللہ کے رسول ﷺ جب وضو فرماتے تو پانی کا ایک چلو لے کر اپنی ٹھوڑی کے نیچے سے (داڑھی میں) داخل کر کے ریش مبارک کا خلال کیا کرتے اور فرماتے کہ میرے

پروردگار نے مجھے اسی طرح حکم دیا

”ہے۔“

◆ مندرجہ بالا حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ داڑھی کے خلال کے لیے ایک چلو پانی ہی کافی

ہے خواہ داڑھی کا بعض حصہ تر ہونے سے رہ کیوں نہ جائے مگر داڑھی کو اچھی طرح

(۱۷) البخاری: کتاب الوضو: باب الوضو ثلاثا (۱۵۹) نیز دیکھیے (۱۶۳، ۱۸۵، ۱۸۶،

۱۹۲) مسلم: کتاب الطہارۃ۔ (۲۳۵) ابو داؤد (۱۰۶ تا ۱۳۶) ترمذی (۳۸) نسائی

(۸۳، ۸۵) ابن ماجہ (۳۰۵) مؤطا (۸/۱)

(۱۸) ابو داؤد: کتاب الطہارۃ: باب صفة وضو النبي (۱۱۷)

(۱۹) ابو داؤد: کتاب الطہارۃ: باب تحلیل اللحية (۱۳۵) داڑھی کے خلال سے متعلقہ دیگر

احادیث کے لیے دیکھیے ترمذی (۲۹، ۳۰، ۳۱) بیہقی (۵۴۴) ابو یعلیٰ (۳۲۶۹) ابن

خزیمہ (۱۵۱) ابن حبان (۱۵۳) دارقطنی (۸۶/۱) دارمی (۱۷۸/۱)

سے دھونا کوئی ضروری نہیں۔
کہنیوں تک دونوں بازو دھوئیں:

داڑھی کے خلال کے بعد کہنیوں سمیت دونوں بازو اچھی طرح مل کر دھوئیں۔ اور یہ بات مد نظر رکھیں کہ پہلے دایاں بازو دھوئیں پھر بائیں۔ جیسا کہ حضرت عثمانؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے مسنون طریقہ وضو سکھاتے ہوئے پہلے دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین مرتبہ



دھویا پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا۔ (۲۰)

◆ یاد رہے کہ اگر کسی برتن سے وضو کر رہے ہوں تو پھر بائیں ہاتھ سے چلو بھر کر دایاں بازو دھوئیں بعد میں دائیں چلو سے بائیں بازو دھوئیں۔ البتہ اگر ٹوٹی کھول کر وضو کر رہے ہوں تو پانی کے نیچے دایاں بازو پھیلا کر بائیں سے اچھی طرح مل لیں۔ پھر بائیں بازو پھیلا کر دائیں ہاتھ سے اسے مل کر صاف کریں۔ ٹوٹی کے نیچے تین مرتبہ بازو دھونے کی صورت میں ضروری نہیں کہ آپ چلتی ٹوٹی سے تین بار بازو ہٹا کر صاف کریں بلکہ اس طرح کرنے سے پانی کے ضیاع کا خطرہ ہے اس لیے ایسی صورت میں مناسب یہی ہے کہ نلکے کے نیچے بازو پھیلا کر رکھیں اور اسی

(۲۰) |بخاری: کتاب الصوم: باب سواک الرطب والیابس للصائم (۱۹۳۴) مسلم:

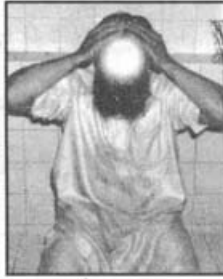
کتاب الطہارة: باب فی وضو النبی (۲۳۵)

حالت میں تین مرتبہ بازو صاف کر لیں۔

سر کا مسح کریں:

دونوں بازو کہنیوں تک دھونے کے بعد سر کا مسح کریں۔ سر کے مسح کی تین مختلف صورتیں ہیں:

(1) ننگے سر کا مسح: اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ تر کریں اور سر کے اگلے حصے (پیشانی کے بالوں سے) شروع کر کے پچھلی جانب گدی تک لے جائیں پھر پیچھے



(گدی) سے اسی طرح آگے پیشانی کے بالوں تک واپس لے آئیں کہ جہاں سے مسح شروع کیا تھا۔

(۲۱)

(2) پگڑی (عمامہ) کا مسح: اگر سر پر عمامہ یا پگڑی (یا رومال اور ٹوپی وغیرہ) باندھ رکھی ہو تو اسے مسح کے وقت اتارنا یا نہ اتارنا دونوں طرح درست ہے۔ اتار دینے کی صورت میں مسح کا طریقہ وہ ہوگا جو اوپر بیان کر دیا گیا ہے اور پگڑی باندھے رکھنے کی صورت میں مسح دو

طرح سے کرنا جائز ہے۔



ایک طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ تر کر کے پگڑی کی اگلی جانب سے مسح کرتے ہوئے گدی تک لے جائیں پھر

(۲۱) اس کی دلیل کے لیے دیکھیے بخاری: کتاب الوضو: باب مسح الرأس كله (۱۸۵) باب غسل

الرجلين الى الكعبين (۱۸۶) مسلم: کتاب الطهارة: باب فی وضو النبی (۲۳۵) |

اسی طرح پگڑی کے اوپر سے دونوں ہاتھ واپس آگے لے آئیں۔ جیسا کہ حضرت عمرو بن امیہؓ سے مروی ہے کہ

﴿رأيت النبي ﷺ يمسح على عمامته و خفيه﴾ (۲۲)

”میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ اپنے عمامے اور موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔“

پگڑی پر مسح کا دوسرا طریقہ درج ذیل ہے۔



(3) پیشانی کے چند بالوں سمیت پگڑی پر مسح: اس کا

طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کو تر کر کے عمامہ قدرے پیچھے دھکیل کر سر کے اگلے کچھ حصہ پر مسح کرتے ہوئے عمامے کے اوپر سے گدی تک ہاتھ لے جائیں پھر گدی سے واپس سر کے اگلے حصہ تک ہاتھ واپس لے آئیں اور عمامہ درست کر لیں۔

جیسا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ ﴿ان النبي ﷺ توضأ فمسح بناصريته و على العمامة و على الخفين﴾ ”نبی اکرم ﷺ نے بوقت وضو اپنے سر کے اگلے کچھ حصے اور پگڑی اور موزوں پر مسح کیا۔“ (۲۳)

◆ سر کے مسح کے بارے میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ سر کا مسح صرف ایک ہی مرتبہ کرنا چاہیے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ البتہ سر کا مسح دو یا تین مرتبہ کرنے کے بارے میں اہل علم کا شروع سے اختلاف چلا آتا ہے۔ حافظ ابن قیمؒ، امام شوکانیؒ اور عبدالرحمن مبارکپوریؒ وغیرہم تین مرتبہ مسح کرنے کی روایات کو ضعیف وغیر ثابت

(۲۲) بخاری: کتاب الوضوء: باب المسح على الخفين (۲۰۵)

(۲۳) مسلم: کتاب الطهارة: باب المسح على الناصية و العمامة (۲۷۳) یاد رہے کہ سر کے مسح کے بارے میں مندرجہ بالا تینوں طریقے اطلاق سے ثابت ہیں جیسا کہ خود حوالہ جات سے واضح ہے اسی لیے بعض اہل علم مثلاً حافظ ابن حجرؒ ابن قیمؒ وغیرہ انہی احادیث کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ سر کے مسح کی یہ تینوں صورتیں جائز ہیں۔ دیکھیے زاد المعاد (ص ۱۹۳ ج ۱) عون (۵۶/۱) نیل الاوطار (ص ۱۸۳ ج ۱)

یا شاہ قرار دیتے ہیں جبکہ حافظ ابن حجر اور شیخ البانی جیسے محدث زیادت ثقہ کے اصول پر ان روایات کو مقبول قرار دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک موقف یہ بھی ہے کہ اکثر و بیشتر مسح ایک ہی مرتبہ کیا جائے البتہ دیگر احادیث پر عمل کرنے کے لیے کبھی کبھار تین مرتبہ مسح کر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (۲۴)

واضح رہے کہ ایک مرتبہ مسح کا معنی یہ ہے کہ دونوں ہاتھ تر کر کے سر کے اگلے حصہ سے گدی کی طرف لے جائیں پھر گدی سے واپس سر کے اگلے حصہ تک گھملائیں تو ایک مرتبہ مسح مکمل ہوتا ہے۔ لیکن صرف سر کے اگلے حصہ کا مسح کر کے باقی سر یا عمامے پر مسح چھوڑ دینا درست نہیں بلکہ خلاف سنت ہے۔

◆ یاد رہے کہ دونوں بازو دھونے کے بعد سر کے مسح کے لیے دوبارہ ہاتھ تر کرنے چاہئیں کیونکہ زیادہ مستند احادیث سے یہی ثابت ہے تاہم بعض حسن درجہ کی روایات کے مطابق ہاتھوں کو لگی ہوئی تری بھی کافی ہے دوبارہ ہاتھ تر کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۲۵)

◆ اسی طرح اگر سر پر مہندی لگی ہو تو عمامے پر قیاس کرتے ہوئے اس پر مسح کر لیا جائے۔ مہندی دھونے کی ضرورت نہیں۔

کانوں کا مسح کریں

کان چونکہ سر کا حصہ ہیں اس لیے سر کے مسح کے متصل بعد دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر اور دونوں انگوٹھے کانوں کی پشت پر رکھ کر مسح کریں۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ﴿ان رسول اللہ ﷺ﴾

(۲۳) | تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو زاد المعاد (۱/۱۹۳) نیل الاوطار (۱/۱۵۸ تا ۱۶۰) تحفة الاحوذی

(۱/۱۳۸ تا ۱۴۰) فتح الباری (۱/۲۶۰) تمام المنة (ص ۹۱) تلخیص الحیویر (۱/۸۵)

(۲۵) | دیکھیے صحیح ابو داؤد حدیث: (۱۲۰)



مسح اذنیہ داخلہما بالسبابتین و خالف ابہامیہ
الی ظاہر اذنیہ فمسح ظاہرہما و باطنہما ﴿﴾
(۲۶)

اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے کانوں کا مسح کرتے
وقت دونوں سببہ (شہادت والی) انگلیاں اپنے کانوں میں
داخل کیں اور انگوٹھے کانوں کی پشت پر رکھتے ہوئے کانوں کے اندرونی و بیرونی دونوں
جانب سے مسح فرمایا۔

◆ سر کے مسح کے بعد کانوں کے مسح کے لیے دوبارہ انگلیاں تر کرنا یا پہلے سے تر انگلیوں
سے مسح کرنا دونوں ہی طرح احادیث سے ثابت ہے۔ (۲۷)

گردن اور بازوؤں کا مسح درست نہیں



بعض حضرات سر اور کانوں کے مسح کے بعد دونوں ہاتھ الٹے کر کے گردن کا بھی مسح
کرتے ہیں پھر اس کے بعد بائیں ہاتھ سے دائیں بازو اور دائیں ہاتھ سے بائیں بازو کا
بھی مسح کرتے ہیں اگرچہ اس سلسلہ میں کچھ ضعیف اور من گھڑت روایات تو قدیم مصادر

(۲۱) ابن ماجہ: کتاب الطہارۃ: باب ما جاء فی مسح الاذنین (۳۶) نسائی (۱۰۲) ترمذی

(۳۶) ابن خزیمہ (۱۳۸) ابو یعلیٰ (۲۳۸۶) بیہقی (۱/۵۵) *

(۲۷) ملاحظہ ہو بیہقی: کتاب الطہارۃ: باب مسح الاذنین بماء جدید (۶۵/۱) حاکم (۱/۱۵۱)

(۱۵۳) مؤطا (۳۳/۱) نیل الاوطار (۱/۱۶۱، ۱۶۲) زاد المعاد (۱/۱۹۳، ۱۹۵) |

میں موجود ہیں مگر اس مسئلہ میں کوئی ایک روایت بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔ اس لیے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ گردن اور بازوؤں کے مسح سے بہر صورت اجتناب کیا جائے۔ امام احمد رضا خان بریلوی بھی گردن کے مسح کو بدعت قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ”پشت دست سے گردن کے پچھلے حصہ کے گلے پر ہاتھ نہ لائے کہ بدعت ہے۔“ (۲۸)

دونوں پاؤں دھوئیں

سر اور کانوں کے مسح کے بعد پہلے دایاں پھر بائیں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں جیسا کہ حضرت عثمانؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے مسنون وضو کا طریقہ سکھاتے ہوئے سر کے مسح کے بعد پہلے اپنا دایاں پاؤں تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پاؤں تین مرتبہ دھویا اور فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو اسی طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ (۲۹)

◆ اگر کسی برتن سے پانی لے کر وضو کریں تو تین مرتبہ چلو بھر کر پہلے دائیں پاؤں کو دھوئیں پھر اسی طرح بائیں پاؤں کو دھوئیں اور اگر ٹونٹی کے نیچے پاؤں دھونا ہوں تو پھر ایک ہی مرتبہ پانی کے نیچے پہلے دایاں پھر بائیں پاؤں رکھ کر انہیں اچھی طرح دھولیں اور پانی کو ضائع ہونے سے بچائیں۔



(۲۸) | ملفوظات (ص ۱۲۷) | مندرجہ مسئلہ کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔ زاد المعاد (۱/۹۵)

المجموع (۱/۳۶۳) | السلسلة الضعيفة (۱/۹۷ تا ۹۹) | نيل الاوطار (۱/۱۶۳) |

(۲۹) | بخاری. کتاب الصوم: باب سواک الرطب واليابس للصائم (۱۹۳۳) | مسلم: کتاب

الطهارة: باب صفة الوضوء وکماله (۲۳۶) |

پاؤں کی انگلیوں میں خلال کریں:

جس طرح ہاتھوں کی انگلیوں میں خلال کیا جاتا ہے اسی طرح پاؤں کی انگلیوں میں بھی خلال کیا جائے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ﴿اذا توضأت فخلل بین اصابع یدیک ورجلیک﴾ (۳۰)



”جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو۔“

◆ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کے لیے ہاتھ کی چھبگی انگلی استعمال کرنا سنت ہے جیسا کہ حضرت مستورد بن شدادؓ سے مروی ہے کہ

﴿رایت النبی ﷺ اذا توضا دلک اصابع رجلیہ بخصرہ﴾ (۳۱)

”میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ بوقت وضو حضور اپنی چھبگی (سب سے

چھوٹی) انگلی کے ساتھ اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال فرما رہے تھے۔“

وضو کے بعد کی دعائیں:

وضو کے بعد درج ذیل دعائیں پڑھنا مسنون ہے۔

(1) ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اس کا کوئی

شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

(۳۰) | ترمذی: کتاب الطہارۃ: باب ما جاء فی تحلیل الاصابع (۳۹) ابن ماجہ: کتاب

الطہارۃ: باب تحلیل الاصابع (۳۷)

(۳۱) | ترمذی ایضاً (۳۰) ابو داؤد: کتاب الطہارۃ باب غسل الرجلین (۱۳۸)

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے کہ وضو کے بعد مذکورہ دعا پڑھنے والے کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے یہ شخص چاہے جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (۳۲)

(2) ﴿اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾

”یا اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے اور صفائی و پاکیزگی اختیار کرنے والا بنا دے۔ (۳۳)

(3) ﴿سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَآتُوبُ إِلَيْكَ﴾

”یا اللہ! تو اپنی ہر طرح کی تعریف کے ساتھ (ہر نقص و عیب) سے پاک ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔ (۳۴)

◆ وضو کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں مندرجہ تین دعاؤں کے علاوہ دوران وضو دعا



کرنے کی کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔ اس لیے دوران وضو مختلف اعضاء دھوتے وقت ضعیف روایات سے مروی دعائیں پڑھنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔
◆ یاد رہے کہ وضو کے بعد کسی دعا کو آسمان کی طرف

(۳۲) | مسلم: کتاب الطہارۃ: باب الذکر المستحب عقب الوضو (۲۳۳) ابو داؤد (۱۶۸) ابن ماجہ (۴۷۰) نسائی (۱۳۸) ابن حبان (۳۲۶/۳) ابن خزیمہ (۲۲۲)

(۳۳) | ترمذی: کتاب الطہارۃ باب فیما یقال بعد الوضو (۵۵) یاد رہے کہ مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر حسن ہے۔ دیکھیے ابن السنی (۲۱) تاریخ بغداد (۲۷۰/۵) عبدالرزاق (۱۸۶/۱) وغیرہ

(۳۴) | عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۸۳.۸۱) حاکم (۵۶۳/۱) عبدالرزاق (۱۸۶/۱) ابن ابی شیبہ (۱۳/۱) تلخیص الحبیر (۱۰۱/۱) (۱۰۲)

نظر یا انگلی اٹھا کر پڑھنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں۔ البتہ بعض روایات میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر پہلی دعا ﴿اشھد ان.....﴾ پڑھنا منقول ہے مگر اس کی کوئی سند بھی ضعف سے پاک نہیں۔ اس لیے دوران دعا انگلی یا نظر آسمان کی طرف اٹھانے سے اجتناب کیا جائے۔

وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کا چھینٹا مارنا



وضو سے فارغ ہونے پر پانی کا چلو لے کر شرمگاہ پر چھینٹا مارنا سنت ہے جیسا کہ حضرت حکم بن سفیان ثقفیؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھا کہ ”آپ ﷺ نے وضو کرنے کے بعد ایک چلو بھر پانی لیا اور اپنی شرمگاہ پر چھینٹ دیا۔“ (۳۵)

◆ یاد رہے کہ وضو کے بعد پانی کا چھینٹا مارنے کی بعض اہل علم نے یہ حکمت بیان کی ہے کہ طہارت کے بعد آدمی کو بعض دفعہ یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ شاید اس کے آلہ تناسل سے پیشاب کا کوئی قطرہ نکلا ہے۔ پیشاب نکلنے سے اگرچہ وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر محض وسوسے اور خیال سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اس لیے اگر پانی کا چھینٹا مار لیا جائے تو پھر ایسا وسوسہ آتے ہی یہ خیال بھی پیدا ہو جائے گا کہ پانی کے چھینٹنے کی وجہ سے میرا کپڑا اگیلا ہوا ہے نا کہ پیشاب کے قطرے سے۔ اس طرح سنت پر بھی عمل ہو جائے گا اور وسوسہ بھی دور ہو جائے گا۔ (۳۶)

(۳۵) ابن ماجہ: کتاب الطہارۃ: باب ماجاء فی النضح بعد الوضو (۳۶۱) ابو داؤد:

کتاب الطہارۃ: باب فی الانتضاح (۱۶۵، ۱۶۷)

(۳۶) ملاحظہ ہو تحفة الاحوذی (۱/۱۶۷)، معالم السنن (۱/۱۲۵)، عون المعبود

(۱/۲۸۵ تا ۲۸۷)

وضو کے بعد تویلیے وغیرہ کا استعمال:



وضو کے بعد اعضا کو خشک کرنے کے لیے تویلیے وغیرہ کا استعمال جائز ہے اگرچہ آنحضرت ﷺ سے غسل کے بعد کپڑے سے اپنا جسم پونچھنے اور خشک کرنے کے بارے میں صحیح احادیث موجود ہیں۔ (۳۷)

مگر وضو کے بعد اعضا کے خشک کرنے کے بارے میں مروی احادیث کی اسناد میں ضعف پایا جاتا ہے تاہم اس کے باوجود غسل یا وضو کے بعد تویلیے یا خشک کپڑے سے اعضا خشک کرنے کی کوئی ممانعت بھی احادیث میں وارد نہیں ہوئی۔ بلکہ تویلیے کے استعمال کے (مطلق) جواز والی احادیث کے پیش نظر بعض راسخ علما نے اس کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے۔ (۳۸)

وضو سے بچنے والا پانی کھڑے ہو کر پینا

اگر کسی برتن میں پانی لے کر وضو کیا جائے تو برتن میں بچ جانے والا پانی کھڑے ہو کر پی لیں یا کسی اور مقصد کے لیے استعمال کر لیں مگر اسے بلاوجہ ضائع کرنے سے گریز کریں۔



حضرت علیؑ نے ایک مرتبہ وضو کیا پھر باقی بچ جانے والا پانی کھڑے ہو کر پی گئے اور فرمایا کہ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو

(۳۷) | مثلاً دیکھیے مسلم: کتاب الحيض: باب تستر

المغتسل بشوب ونحوه (۷۱) ابن ماجه كتاب الطهارة: باب المنديل بعد الوضو
| (۳۶۵)

(۳۸) | تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تحفة الاحوذی (۱/۱۷۳ تا ۱۷۹) فتح الباری
(۱/۳۶۳) عملة القاری (۲/۱۹۳ تا ۲۱۲) شرح مسلم للنووی (۲/۲۳۱ تا
۲۳۲) فتح الربانی (۲/۱۳۷)

مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ نبی اکرم ﷺ بھی اسی طرح (وضو سے نہنچنے والا پانی کھڑے ہو کر پی لیا) کرتے تھے جس طرح میں نے کیا ہے۔ (۳۹)

دوران وضو بعض ممنوعات

دوران وضو درج ذیل چیزوں کی طرف خصوصی توجہ رکھی جائے۔

(1) دوران وضو کسی عضو کو تین

بار سے زائد نہ دھوئیں۔ (۴۰)

(2) دوران وضو پانی ضائع نہ

کریں۔ (۴۱)

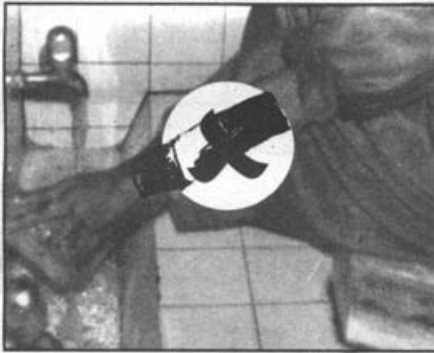
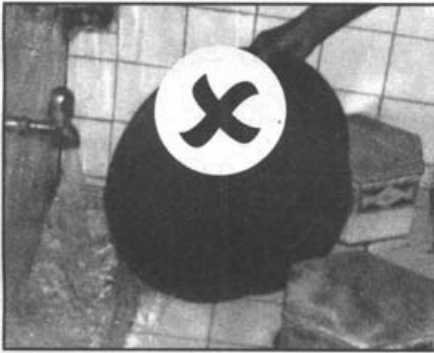
(3) اعضائے وضو میں سے

کوئی عضو خشک نہ رہنے پائے۔

(۴۲)

(4) وضو کے کسی عضو پر آنا،

مٹی یا تار کول یا اسی طرح



(۳۹) بخاری: کتاب الاشریة: باب الشرب قائما (۵۶۱۶) فتح الباری (۱۰/۸۱)

صحیح ابو داؤد (۳۱۶۲) صحیح ترمذی (۳۴۰۳) صحیح نسائی (۱۲۶)

|(۱۳۲)

(۴۰) ابو داؤد: کتاب الطہارة: باب الوضو ثلاثا ثلاثا (۱۳۵) نسائی (۱۳۵) ابن ماجہ

(۴۲۳) احمد (۱۸۰/۲) ابن خزیمہ (۱۷۷)

(۴۱) مصادر کے لیے دیکھیے نمبر ۳۰ |

(۴۲) مسلم: کتاب الطہارة (۲۴۱) ابو داؤد (۹۷) احمد (۱۹۳/۲) ابن ماجہ (۴۵۰)

ابن خزیمہ (۱۶۱) ابن حبان (۳۲۵/۳)



کلی اور صابک کریں



انگلیوں میں خال کریں



نوک ہاتھ و پنچوں تک ہونیں



کامل چہرہ دھوئیں



بائیں ہاتھ سے ناک صابک کریں



ناک میں پانی چٹھائیں



پھر بائیاں بازو دھوئیں



کبھی سمیت پہلے نایاں بازو دھوئیں



داڑھی میں خال کریں



پگھلی پر مسح کرنا جائز ہے

چھپے گدی تک ہاتھ لیجا کر
واپس آگے لائیں

پیشانی سے مسح شروع کریں



ٹھیک سے پہلے پاؤں نہ دھو

گردن پاؤں کا مسح نہایت نہیں

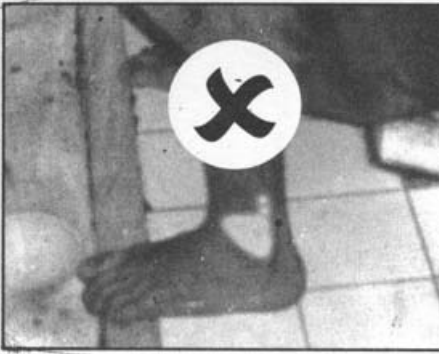
کانوں میں انگلیاں ڈال کر اور
انگوٹھے باہر رکھ کر مسح کریں



وضو کے بعد دعا کیلئے آسمان کی
طرف انگلی یا نگاہ اٹھانا ثابت نہیں

وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کا
چھینٹا مارنا سنت ہے

پھر بائیں پاؤں دھوئیں



کی کوئی اور چیز لگی ہو تو اسے کھرچ کر اتار دیں کیونکہ ان کی موجودگی میں عضو کے خشک رہ جانے کا خطرہ ہے۔ البتہ اگر کسی بیماری کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہو تو پھر اس پر مسح کر لیں۔

(5) ناخنوں پر پینٹ یا نیل پالش لگی ہو تو بوقت وضو ”ریموور“ کی مدد سے اسے اتار کر ناخن صاف کر لیں۔ کیونکہ نیل پالش سے پانی ناخن کی جلد تک نہیں پہنچتا۔ البتہ مہندی چونکہ ناخن اور پانی کے درمیان رکاوٹ نہیں بنتی اس لیے مہندی لگے ناخنوں کے ساتھ وضو درست ہے۔

◆ دوران وضو گفتگو کی ممانعت کے بارے میں کوئی حدیث نہیں اس لیے ضرورت کی باتیں کی جاسکتی ہیں۔ البتہ گندی اور فحش باتیں اسی طرح منع ہیں جس طرح عام حالات میں منع ہیں۔

باب نمبر 2

تیمم و مسح کا طریق کار مستند احادیث
اور مکمل تصاویر کی روشنی میں

فصل اول

تیمم سے متعلقہ مسائل

نیت، بسم اللہ اور تیمم:

تیمم چونکہ وضو اور غسل کے قائم مقام ہے اس لیے جس طرح وضو اور غسل سے پہلے ان کی نیت کرنا اور آغاز پر بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے اسی طرح تیمم سے پہلے نیت کرنا اور بسم اللہ پڑھنا بھی ضروری ہے اور یہ بات بھی واضح رہے کہ نیت کا تعلق دل سے ہے زبان سے نہیں اور نہ ہی قرآن و سنت میں کہیں نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنے کا تذکرہ ملا ہے۔ اس لیے زبان سے نیت کے اظہار سے پرہیز کریں۔

تیمم کا مختصر طریقہ کار:

- ☆ تیمم کی نیت سے دونوں ہاتھ پاک مٹی یا مٹی والی زمین پر ماریں۔
 - ☆ پھر دونوں ہاتھ منہ کے قریب کریں اور ان میں پھونک ماریں۔
 - ☆ پھر دونوں ہاتھ چہرے پر مل لیں۔
 - ☆ اس کے بعد دائیں ہاتھ کی پشت پر بائیں ہاتھ پھیریں۔
 - ☆ پھر بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ پھیریں۔ تیمم مکمل ہو جائے گا اس لیے یاد رہے کہ
 - ☆ مٹی یا زمین پر دو مرتبہ ہاتھ مارنے کی ضرورت نہیں۔
 - ☆ کلائیوں سے آگے کہنیوں تک ہاتھ پھیرنا بھی سنت سے صحیح ثابت نہیں۔
 - ☆ چہرے اور ہتھیلیوں کے ظاہری و باطنی حصہ کے علاوہ جسم کے کسی اور حصہ (پاؤں یا سر وغیرہ) پر خاک آلود ہاتھ پھیرنا ثابت نہیں۔
- واضح رہے کہ تیمم اس وقت کیا جاتا ہے کہ جب

- ☆ پانی میسر نہ ہو۔
- ☆ یا بیماری کی وجہ سے پانی کا استعمال باعث نقصان ہو۔
- ☆ یا سخت سردی کی وجہ سے پانی کا استعمال باعث ضرر ثابت ہو سکتا ہو۔
- ☆ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ
- ☆ تیمم پاک مٹی سے کیا جائے
- ☆ یاریت اور کلر شور والی زمین پر کیا جائے
- ☆ ورنہ پھر جنس ارض میں شامل (چونا، کونکہ، سرمہ وغیرہ) کسی بھی چیز سے کر لیا جائے۔
- ☆ مگر لوہے، لکڑی، پلاسٹک اور شیشے وغیرہ پر تیمم درست نہیں۔
- ☆ اگر ان چیزوں پر مٹی اور گرد و غبار پڑھی ہو تو پھر ان پر تیمم کرنا بھی جائز ہے۔

تیمم کا تفصیلی طریقہ کار

☆ تیمم کیا ہے؟

عربی لغت کے مطابق تیمم کے لغوی معنی قصد و ارادہ کے ہیں اور شرعی اصطلاح میں طہارت و پاکیزگی کے لیے باہر مجبوری پانی کی جگہ پاک مٹی حاصل کر کے اسے دونوں ہاتھوں اور چہرے پر ملنا ”تیمم“ کہلاتا ہے۔

تیمم، وضو اور غسل دونوں کا قائم مقام:

نماز کے لیے وضو کرنا ہو یا غسل واجب بہر دو صورت حالت عذر میں ایک مرتبہ تیمم کر لینا ہی کافی ہے۔ اس کی دلیل درج ذیل ہے:

◆ حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿وجعلت تربتها لنا طهورا اذا لم نجد الماء﴾ (۱)

”جب ہمیں پانی نہ ملے تو زمین کی مٹی سے طہارت حاصل کرنے (یعنی تیمم کرنے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ہمیں اجازت دی گئی ہے۔“

◆ حضرت عمرانؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ حالت سفر میں تھے آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی نظر ایک ایسے آدمی پر پڑی جو لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر بیٹھا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز بھی ادا نہ کی تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: اے فلاں! لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے میں تجھے کیا مانع تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں جنبی ہو گیا تھا اور مجھے پانی نہ مل سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(۱) | مسلم: کتاب المساجد: باب المساجد و مواضع الصلاة (۵۲۲) |

﴿علیک بالصعید فانہ یکفیک﴾ (۲)

- ☆ ”ضروری تھا کہ تم پاک مٹی (تیمم کے لیے) استعمال کر لیتے تمہیں یہی کافی تھا۔“
- ☆ یاد رہے کہ جس طرح ایک وضو سے متعدد فرضی و نفل نمازیں پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ وضو برقرار رہے اسی طرح ایک تیمم سے کئی نمازیں پڑھنا بھی درست ہے بشرطیکہ تیمم برقرار رہے۔ کیونکہ تیمم وضو کے قائم مقام ہے البتہ جس روایت میں ہے کہ ”تیمم سے صرف ایک نماز پڑھنا سنت ہے“ وہ ضعیف ہونے کی وجہ سے ناقابل حجت ہے۔
- ☆ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہی چیزوں سے تیمم بھی ٹوٹ جائے گا۔ البتہ نواقض تیمم میں ایک اضافہ یہ بھی ہے کہ پانی کی عدم موجودگی کی صورت میں کیے جانے والا تیمم اس وقت ختم ہو جائے گا جب پانی میسر آ جائے۔
- ☆ تیمم وضو کے علاوہ غسل کے لیے بھی کفایت کر جاتا ہے۔ خواہ جنابت کا غسل ہو یا حیض و نفاس کا۔

- ☆ وضو کی طرح غسل کے لیے بھی ایک ہی تیمم کافی ہے۔
- ☆ تیمم صرف اس وقت کیا جاسکتا ہے جب پانی دستیاب نہ ہو یا پانی تو موجود ہو مگر انسان بیمار ہو یا سخت سردی کی وجہ سے پانی کے استعمال سے بیماری اور ہلاکت کا خدشہ ہو۔ مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

تیمم کن حالات میں کیا جاتا ہے؟

- (۱) پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں: بوقت نماز پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں وضو یا غسل کی جگہ صرف تیمم کر کے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
- ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ

(۲) البخاری: کتاب التیمم: باب الصعید الطیب وضو المسلم..... (۳۲۲) مسلم:

کتاب المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة..... (۲۸۲) |

وَأَيْدِيكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُنِزِلَ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾ (المائدة - ٦)

”اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو۔ اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھولو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو۔ البتہ اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بول و براز سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ اسے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مل لو۔ اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتے بلکہ وہ تو تمہیں پاک کرنے اور اپنی بھرپور نعمت سے نوازنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔“

◆ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿الصعيد الطيب وضو المسلم وان لم يجد الماء عشر سنين فاذا وجد الماء فليمسه بشرته فان ذلك خير﴾ (٣)

”پاک مٹی سے مسلمان وضو کر سکتا ہے اگرچہ اسے دس سال بھی پانی میسر نہ آئے۔ لیکن جب پانی میسر آ جائے تو اسے (وضو اور غسل کے دوران) اپنے جسم پر ملے کیونکہ اس میں خیر ہے۔“

(٣) إترمذی: کتاب الطهارة: باب ما جاء في التيمم للجنب اذا لم يجد الماء (١٢٣) ابو داؤد: کتاب الطهارة: باب الجنب يتيمم (٣٢٢، ٣٢٣) صحيح تسانى (للالبانى) (٣١١) حاكم (١٤٦/١) احمد (١٥٥/٥، ١٨٠)

◆ یاد رہے کہ پانی کے میسر نہ آنے کی مختلف صورتیں ہیں مثلاً حالت سفر میں پانی دستیاب نہ ہو اور نماز فوت ہونے کا خدشہ ہو یا حالت اقامت میں ہستی یا شہر میں پانی کا اتنا فقدان ہو جائے کہ خورد و نوش کی ضروریات کے علاوہ پانی نہ مل پائے یا باہر دور کہیں نہر، کنویں یا چشمے وغیرہ میں پانی ہو مگر کسی خوف یا علت کی وجہ سے اسے حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو ایسی تمام صورتوں میں تیمم کی رخصت پر عمل ہو سکتا ہے اگرچہ کئی برس اس صورت حال کا سامنا رہے!

(2) مرض اور بیماری کی صورت میں: پانی کی وافر دستیابی کے باوجود اگر کوئی شخص اتنا بیمار ہو کہ پانی کا استعمال اس کے لیے نقصان دہ ہو تو ایسا شخص بیماری کے عذر کی وجہ سے تیمم کی رخصت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اس کی دلیل درج ذیل ہے۔

◆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ عہد رسالت میں ایک آدمی زخمی ہو گیا پھر احتلام کی وجہ سے اسے غسل کی حاجت پیش آ گئی تو اس نے لوگوں سے دریافت کیا (کیا غسل بکی بجائے میرے لیے کوئی رخصت کی صورت ہے؟) لوگوں نے کہا تمہیں بہر صورت غسل ہی کرنا پڑے گا۔ اس نے غسل کیا تو فوت ہو گیا۔ جب یہ بات آنحضرت ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿قتلوه قتلہم اللہ الم یکن شفاء العی السوال﴾ ”ان لوگوں نے اس (مریض) کو مار ڈالا اللہ انہیں مارے۔ کیا جہالت و لاعلمی کا علاج سوال کر کے دریافت کرنا نہیں؟ (ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا) جب اللہ تعالیٰ نے مٹی کو پاک کرنے والا بنایا ہے تو اس کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ تیمم کر لیتا۔ (۴)

(۴) ابو داؤد: کتاب الطہارۃ: باب المجدور یتیم (۳۳۵) ابن ماجہ (۵۷۲) ابن خزیمہ (۲۷۳) ابن حبان (۲۰۰۱) دارمی (۱۹۲/۱) حاکم (۱۶۵/۱) تلخیص الحیبر (۱/۱۳۷)

(3) شدید سردی کی صورت میں: اگر انتہائی شدید سردی کی وجہ سے غسل یا وضو کرنے کی صورت میں بیماری یا ہلاکت کا خدشہ ہو تو پھر بھی تیمم کر کے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

◆ جیسا کہ حضرت عمرو بن عاصؓ سے مروی ہے کہ غزوہ ذات السلاسل کے موقع پر ایک سخت سردی والی رات میں جنبی ہو گیا اور مجھے غسل کرنے کی صورت میں ہلاکت کا خدشہ لاحق ہوا تو میں نے تیمم کیا اور اپنے ساتھیوں کو نماز فجر پڑھادی۔ لوگوں نے میرے اس فعل کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: عمرو! کیا تم نے اپنے ساتھیوں کو حالت جنابت ہی میں (بغیر غسل کیے) نماز پڑھادی؟ حضرت عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ سخت سردی تھی اور مجھے یہ آیت یاد آگئی کہ

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ (النسا۔ ۲۹)

”اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے۔“

آنحضرت ﷺ یہ جواب سن کر مسکرائے اور پھر آپ ﷺ نے مجھے کچھ نہ کہا۔ (۵)

◆ اس حدیث کی روشنی میں فقہاء و محدثین نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر کسی شخص کو سخت سردی کی وجہ سے غسل یا وضو کرنے میں بیمار یا ہلاک ہونے کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں اس کے لیے تیمم کرنا جائز ہے۔ (۶)

تیمم کا مسنون طریقہ:

تیمم کے لیے دونوں ہتھیلیاں پاک مٹی (یا مٹی والی زمین) پر رکھیں پھر اٹھا کر ان میں پھونکیں تاکہ مٹی سبھی ہو جائے پھر دونوں ہتھیلیوں سے اپنا چہرہ ملیں اور اس کے بعد

(۵) | ابو داؤد ایضا: باب اذا خاف الجنب البرد أبتيمم؟ (۳۳۲) امام بخاری نے یہ روایت معلق ذکر کی ہے۔ دیکھیے: کتاب التيمم: باب اذا خاف الجنب على نفسه المرض

او الموت فتح الباری (۱/۳۵۳)

(۶) | دیکھیے ابواب محولہ بالا، نیل الاوطار (۱/۲۵۸)

بائیں ہتھیلی دائیں ہاتھ کی پشت اور دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر پھیریں۔ تیمم مکمل ہو جائے گا۔



- ◆ حضرت عمارؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر کے موقع پر میں جنبی ہو گیا اور پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا اور خوب اچھی طرح مٹی مل کر نماز پڑھ لی۔ پھر آنحضرت ﷺ کے پاس آ کر اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں صرف اتنا کر لینا ہی کافی تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور ان میں پھونک ماری پھر انہی خاک آلود ہاتھوں کو اپنے چہرے اور باہم ایک دوسرے (ہاتھ کی پشت) پر پھیر لیا۔ (۷)
- ◆ یاد رہے کہ تیمم کے لیے ایک مرتبہ زمین (یا مٹی وغیرہ) پر ہاتھوں کی ضرب کافی ہے۔

(۷) |بخاری: کتاب التیمم: باب التیمم هل یفخ فیہما؟ (۳۳۸ تا ۳۴۷) مسلم: کتاب الحيض: باب التیمم (۳۶۸) ابو داؤد (۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱) نسائی (۳۲۰) ابن ماجہ (۵۶۹) ابن خزیمہ (۲۲۶، ۲۶۸) احمد (۲۶۵/۴)

جیسا کہ مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے اور دوسرے مرتبہ مٹی پر ہاتھ مارنے والی کوئی روایت بسند صحیح ثابت نہیں لہذا بخاری و مسلم جیسی مستند روایات پر عمل کرتے ہوئے دوسری مرتبہ مٹی پر ہاتھوں کی ضرب لگانے سے گریز کریں۔



◆ تیمم میں چہرے اور کلائیوں تک ہاتھوں کے علاوہ کوئی اور عضو شامل نہیں۔ اس لیے کلائیوں سے اوپر کہنیوں تک یا پاؤں وغیرہ پر مٹی والے ہاتھ پھیرنا مسنون تیمم کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس کے بارے میں کوئی صحیح حدیث منقول نہیں۔ لہذا اس طرح کرنے سے گریز کریں۔

◆ بعض لوگ وضو پر قیاس کرتے ہوئے تیمم کے لیے بھی بازوؤں تک ہاتھ پھیرنے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ سے بسند صحیح یہی بات منقول ہے کہ آپ ﷺ نے چہرے کے ساتھ دونوں ہاتھوں کا پہنچوں تک مٹی سے مسح (تیمم) کیا۔ لہذا مذکورہ قیاس صحیح نصوص کے خلاف ہونے کی وجہ سے قیاس فاسد ہے۔

◆ اگر بالفرض اس قیاس کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو پھر سر اور پاؤں پر بھی تیمم کرتے ہوئے خاک آلود ہاتھ پھیرنا چاہیے اور غسل کی صورت میں تو پورے جسم کو مٹی سے آلودہ کرنا چاہیے حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں۔ لہذا سنت کی پیروی اور قیاس فاسد سے اجتناب ہی میں خیر ہے۔



◆ تیمم کے لیے صاف مٹی والے چٹیل میدان میں یا مٹی کے ڈھیلے پر تیمم کرنا (دونوں طرح) درست ہے۔

مٹی کے علاوہ تیمم کن چیزوں سے درست ہے؟

مٹی سے تیمم کرنے کے بارے میں تو کوئی اختلاف نہیں البتہ مٹی کے علاوہ دیگر اشیا مثلاً ریت، چونا، کونکہ پتھر وغیرہ پر تیمم کرنے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس اختلاف کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں تیمم کے لیے ”صعید طیب“ استعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور صعید کے معنی میں لغویوں کا اختلاف ہے اس لیے مندرجہ مسئلہ بھی اختلاف رائے کا شکار ہو گیا۔ بعض ائمہ لغت کے نزدیک صعید سے مراد صرف اور صرف ”مٹی“ ہے ریت اور کلر بھی صعید میں شامل نہیں جبکہ بعض کے نزدیک صعید کے معنی میں اتنی وسعت ہے کہ ریت اور کلر کے علاوہ بھی جنس ارض میں شامل ہر چیز صعید ہے۔ (۸)

◆ بہتر یہ ہے کہ تیمم کے لیے مٹی کی موجودگی میں کسی دوسری چیز کو ترجیح نہ دی جائے علاوہ ازیں مٹی پر تیمم کرنے کی صورت میں کوئی اختلاف بھی نہیں کر سکتا اور مناسب و احوط بھی یہی ہے۔

◆ مٹی دستیاب نہ ہو یا شور زدہ زمین ہو تو پھر ریت، کلر اور پتھر وغیرہ پر تیمم کر لیا جائے۔ (۹)

◆ اگر ریت وغیرہ بھی میسر نہ آئے تو پھر جنس ارض میں شامل کسی بھی چیز مثلاً کونکہ، چونا، سرمہ، ہڑتال (دھات) وغیرہ سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی جائے۔ (۱۰)

◆ اگر بالفرض ان میں سے بھی کوئی چیز میسر نہ آسکے تو پھر بلا تیمم ہی نماز پڑھ لی جائے مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ (۱۱)

◆ لوہا، لکڑی، پلاسٹک، سونا، چاندی اور شیشہ وغیرہ پر تیمم جائز نہیں اس لیے کہ یہ

(۸) تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو قاموس المحيط (۳۱۸/۱) لسان العرب (۲۵۴/۳)

مختار الصحاح (۳۶۳) المعجم الوسيط (۵۱۳/۱) وغیرھا

(۹) الفتح الباری (۳۲۶/۱) عون المعبود (۵۲۷/۱) زاد المعاد (۲۰۰/۱)

(۱۰) دیکھیے عون المعبود (۵۲۷/۱)

(۱۱) دیکھیے بخاری: کتاب تیمم: اذا لم يجد ماء (۳۳۶)

”صعید“ کی تعریف میں کسی طرح بھی شامل نہیں۔

◆ اگر کسی چیز پر خاک اور گرد وغبار پڑی ہو مثلاً بس اور ٹرین وغیرہ کی دیواریں یا مکان



کی دیواریں، تو ان پر بھی تیمم کیا جا سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ سے

دیوار پر تیمم کرنا ثابت ہے۔ (۱۲)

◆ امام اوزاعیؒ اور سفیان ثوریؒ کے

نزدیک برف پر تیمم کرنا بھی جائز

ہے۔ (۱۳)

(۱۲) بخاری: ایضا: باب التیمم للوجه والكفین (۳۴۳)

(۱۳) تفسیر قرطبی (۵/۲۳۸)

فصل دوم

مسح سے متعلقہ مسائل

مسح سے مراد؟

مسح کے لغوی معنی تو پونچھنے، صاف کرنے اور پھیرنے کے ہیں جبکہ شرعی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ موزوں، جرابوں، جوتوں اور پیوں کی وجہ سے جسم کے کسی خاص عضو کو دھونے کی بجائے صرف ترہاتھ اس پر پھیر لیا جائے۔

مسح کے مختصر احکام:

- ☆ وضو و طہارت کے بعد موزے یا جرابیں پہنیں۔
- ☆ آئندہ وضو کے وقت انہیں اتار کر پاؤں دوبارہ دھونا فرض نہیں۔
- ☆ بلکہ ان پر مسح کر لینا ہی کافی ہے۔
- ☆ پہلے دائیں پھر بائیں پاؤں پر مسح کیا جائے۔
- ☆ پاؤں کے صرف اوپر والے حصہ (پشت) پر مسح کیا جائے نچلے حصہ پر مسح ثابت نہیں۔
- ☆ صرف ایک مرتبہ مسح کافی ہے تکرار مسح ثابت نہیں۔
- ☆ مسافر شخص تین شب و روز تک مسح کر سکتا ہے۔
- ☆ مقیم شخص صرف ایک دن رات (تقریباً چوبیس گھنٹوں تک) مسح کر سکتا ہے۔
- ☆ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے مسح بھی ختم ہو جاتا ہے۔
- ☆ مسح کی مدت کے دوران اگر غسل واجب کرنا پڑ جائے تو موزے وغیرہ اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔
- ☆ چمڑے کے موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے۔

- ☆ جرابوں پر مسح کرنا بھی سنت سے ثابت ہے۔
- ☆ موزے یا جراب کے موٹے یا پتلے ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔
- ☆ موزہ یا جراب اتنا پھٹا پرانا نہ ہو کہ جو پہننے ہی کے قابل نہیں۔
- ☆ جوتے مکمل بند ہوں تو ان پر مسح کرنا بھی جائز ہے خواہ نیچے جرابیں اور موزے پہن رکھے ہوں یا نہیں۔
- ☆ پلاسٹر اور پٹی وغیرہ پر مسح بھی جائز ہے خواہ عدم طہارت کی صورت میں انہیں باندھا گیا ہو۔
- ☆ بعض مصنوعی اعضا کو دھونا ضروری ہے۔
- ☆ بعض مصنوعی اعضا پر مسح ہی کافی ہے۔
- ☆ گچڑی اور عمامے پر بھی مسح جائز ہے۔
- ☆ مسح سے متعلقہ عضو پر ہاتھ جھاڑ کر پھیر لینا ہی کافی ہے۔

مسح کے تفصیلی احکام

مسح کا طریقہ کار

مسح کا طریقہ یہ ہے وضو یا غسل مسنون کے بعد حالت طہارت میں پاؤں میں موزے یا جرابیں ڈالی ہوں تو پاؤں دھونے کے وقت ہاتھ تر کر کے پہلے دائیں اور پھر بائیں پاؤں کے اوپر والے حصے پر اس طرح پھیرا جائے کہ ہاتھ اچھی طرح کھلا ہو اور ہاتھوں کی تراٹگلیاں پاؤں کی انگلیوں کے پاس رکھ کر پنڈلی کی طرف اس طرح کھینچتے چلے جائیں جس طرح انگلیوں سے خطوط اور لکیریں کھینچی جاتی ہیں۔ البتہ ٹخنوں تک کھینچ کر ہاتھ اٹھالیں اور پنڈلی کے اوپر کی طرف مسح نہ کریں۔ (۱۴)

◆ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اگر دین کا تعلق صرف عقل پرستی اور قیاس و رائے ہی کے ساتھ ہوتا تو پھر موزوں کے نچلے حصہ پر مسح کرنا اوپر والے حصہ پر مسح کرنے سے کہیں زیادہ مناسب ہوتا جبکہ میں نے آنحضرت ﷺ کو موزوں کے اوپر والے



حصہ ہی پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ (۱۵)



◆ دونوں پاؤں پر صرف ایک ایک مرتبہ ہی مسح کیا جائے دو یا تین مرتبہ (تکرار) مسح ثابت نہیں۔

◆ وضو کی ترتیب قائم رکھتے ہوئے پہلے دائیں پھر بائیں پاؤں پر مسح کریں۔

مسح کی مدت:

مسافر آدمی تین شب و روز تک اور مقیم شخص ایک دن و رات (یعنی 24 گھنٹوں) تک مسح کرنے کا مجاز ہے بشرطیکہ اس دورانیے میں غسل واجب نہ ہوا ہو اور موزے

(۱۵) ابو داؤد: کتاب الطہارۃ: باب کیف المسح (۱۶۲) ترمذی: کتاب الطہارۃ: باب فی المسح علی الخفین ظاہرهما (۹۸)

طہارت کر کے پہنے گئے ہوں۔ پھر انہیں درمیان میں اتارا بھی نہ گیا ہو۔

◆ شرح بن ہانی (تابعی) روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ موزوں پر مسح کرنے کی مدت کب تک ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مسافر شخص کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات تک (مسح کی) مدت مقرر فرمائی ہے۔ (۱۶)

◆ حضرت صفوان بن عسالؓ سے مروی ہے کہ دوران سفر آنحضرت ﷺ ہمیں فرماتے کہ ہم تین دن اور تین راتوں تک بول و براز اور نیند وغیرہ کے سبب اپنے موزے نہ اتاریں (بلکہ ان پر مسح کرتے رہیں) البتہ جنبی ہونے کی صورت میں موزے اتار دیں۔ (اور غسل کرتے وقت پاؤں بھی دھوئیں)۔ (۱۷)

◆ مدت مسح کا آغاز موزے پہننے وقت نہیں بلکہ وضو ٹوٹنے کے بعد پہلا مسح کرتے وقت ہوگا۔ (۱۸)

◆ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہی سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے لہذا دوبارہ وضو کی صورت میں موزوں اور جرابوں پر مسح کیا جائے گا۔

◆ مدت مسح کے دوران غسل واجب ہو جائے تو پھر پاؤں دھونا ضروری ہے صرف مسح کفایت نہیں کرے گا۔

(۱۶) | مسلم: کتاب الطہارة: باب التوقيت في المسح على الخفين (۲۷۶) نیز دیکھیے ترمذی (۹۶) نسائی (۱۲۶) ابن ماجہ (۳۷۸) ابن حبان (۱۷۹) ابن خزیمہ (۱۹۳، ۱۷) احمد (۲۳۹/۳)

(۱۷) | ترمذی: کتاب الطہارة: باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم (۹۶) صحيح سنن نسائی (۱۲۲) ابن ماجہ (۳۷۸)

(۱۸) | اس مسئلہ میں اگرچہ اختلاف ہے تاہم امام ابن حزم، امام نووی اور ان کے بقول امام شافعی اور جمہور اہل علم کا یہی مسلک ہے۔ شرح مسلم (۱۷۶/۳) المحلی (۹۵/۲) علامہ البانی بھی اسی کے قائل تھے۔ تحقیق المشكاة (۱/۱۶۰)

مسح کن کن چیزوں پر کیا جاتا ہے؟

(1) چمڑے کے موزوں پر مسح:

وضو و طہارت کے بعد اگر چمڑے کے موزے پہن رکھے ہوئے ہوں تو دوبارہ وضو کے وقت انہیں اتار کر پاؤں دھونا فرض نہیں۔

◆ جیسا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ میں ایک سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا۔ (آپ ﷺ نے جب وضو فرمایا تو) میں آپ ﷺ کے موزے اتارنے کی نیت سے جھکا۔ مگر آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿دعہما فانی ادخلتہما طاہرتین﴾ انہیں رہنے دو کیونکہ میں نے انہیں طہارت کی حالت میں پہنا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ان پر مسح فرمایا۔ (۱۹)



◆ حافظ ابن حجرؒ رقمطراز ہیں کہ ”محدثین کی ایک بہت بڑی جماعت نے صراحت کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے کہ موزوں پر مسح کرنا تو اتر سے ثابت ہے۔ ان میں سے بعض محدثین نے جب موزوں پر مسح کرنے والے صحابہ کرام کو شمار کیا تو ان کی تعداد 80 سے بھی تجاوز کر گئی جن میں عشرہ مبشرہ صحابہ بھی شامل ہیں۔“ (۲۰)

(۱۹) بخاری: کتاب الوضو: باب اذا دخل رجلہ و ہما طاہرتان (۲۰۶) ایضا باب

المسح علی الخفین (۲۰۲ تا ۲۰۵)

(۲۰) فتح الباری (۳۰۶/۱)

◆ موزوں کے صرف اوپر مسح کیا جائے نیچے مسح کرنا ثابت نہیں۔ (۲۱)

(2) جرابوں پر مسح:

واضح رہے کہ ہر وہ چیز جو پاؤں پر پہنی جائے اسے عربی لغت کے مطابق جورب اور اردو میں جراب کہا جاتا ہے۔ اگر وہ چمڑے کی صورت میں ہو تو اسے موزا کہہ دیا جاتا ہے اور اگر اون سوت، فوم، کاٹن اور نائیلون وغیرہ پر مشتمل ہو تو اسے جراب کہا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ سے جس طرح موزوں پر مسح کرنا ثابت ہے اسی طرح جرابوں پر مسح کرنا بھی ثابت ہے۔



◆ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ ﴿توضا النبی ﷺ و مسح علی الجوربین والنعلین﴾ نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ (۲۲)

◆ حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کو بوقت وضو اپنی گپڑیوں اور جرابوں پر مسح کر لینے کا حکم دیا۔ (۲۳)

(۲۱) ابو داؤد: کتاب الطہارۃ: باب کیف المسح (۱۶۲) ترمذی: کتاب الطہارۃ:

باب فی المسح علی الخفین ظاہرہما (۹۸)

(۲۲) ابو داؤد: کتاب الطہارۃ: باب المسح علی الجوربین والنعلین (۱۵۹) ترمذی

(۹۹) ابن ماجہ (۵۵۹) احمد (۲۵۲/۳) ابن خزیمہ (۱۹۸) ابن حبان (۱۷۶)

(۲۳) ابو داؤد: ایضا (۱۳۶) احمد (۲۷۷/۵) بیہقی (۶۲/۱) حاکم (۱۶۹/۱)

- ◆ امام ابو داؤد اپنی سنن میں رقمطراز ہیں کہ حضرت علیؓ ابن مسعودؓ براہین عازبہ انس بن مالکؓ ابوامامہؓ سہل بن سعدؓ عمرو بن حرثؓ عمر بن خطابؓ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے جرابوں پر مسح کرنا مروی ہے۔ (۲۴)
- ◆ حافظ ابن قیمؒ امام ابن المیزر کے حوالہ سے رقمطراز ہیں کہ حضرت علیؓ حضرت عمارؓ ابو مسعود انصاریؓ حضرت انسؓ عبداللہ بن عمرؓ حضرت براءؓ حضرت بلالؓ عبداللہ بن ابی اوفیؓ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے جرابوں کا مسح کرنا مروی ہے۔ (۲۵)
- ◆ ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کا جرابوں پر مسح کے جواز پر اجماع ہے۔ (۲۶)
- ◆ حسن بصریؓ سعید بن مسیبؓ سعید بن جبیرؓ نافعؓ عطاءؓ قتادہؓ ابن جریجؓ فضل بن وکیعؓ عبداللہ بن مبارکؓ امام محمدؓ سفیان ثوریؓ امام شافعیؓ امام احمد بن حنبلؓ اسحاق بن راہویہؓ وغیرہم رحمہم اللہ اجمعین جیسے کبار تابعین کرام اور علماء عظام سے بھی جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے۔ (۲۷)
- ◆ امام ابو حنیفہ کے شاگردان رشید قاضی ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ دونوں ہی جرابوں پر مسح کے قائل تھے۔ ہدایہ میں ہے کہ ﴿وقال لا يجوز اذا كانا فحين لا يشفان لما روى ان النبي ﷺ مسح على جوربيه﴾ (۲۸)
- ”امام محمد اور ابو یوسف دونوں کے نزدیک موٹی جرابوں پر مسح کرنا جائز تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے جرابوں کا مسح ثابت ہے۔“

(۲۴) | ابو داؤد ایضاً بذیل حدیث (۱۵۹) |

(۲۵) | تہذیب السنن (۱/۱۲۳) | مزید حوالہ جات کے لیے دیکھیے مصنف ابن ابی شیبہ

(۱/۱۷۱ تا ۱۷۳) | مصنف عبدالرزاق (۱/۱۹۹ تا ۲۰۱) | محلی لابن حزم

(۲/۸۳ تا ۸۶) | بیہقی (۱/۲۸۵) | اوسط لابن منذر (۱/۳۶۲، ۳۶۳) |

(۲۶) | المعنی (۱/۳۲۲) |

(۲۷) | دیکھیے حوالہ گذشتہ اور ترمذی: کتاب الطہارۃ، باب ما جاء فی المسح علی

الجوربین والنعلین مع تحفة الاحوذی (۱/۳۲۹) |

(۲۸) | ہدایہ اولین (ص ۶۱) |

☆ امام ابوحنیفہؒ شروع عمر میں جرابوں کے مسح کو جائز خیال نہیں کرتے تھے مگر اپنی آخری عمر میں امام صاحب نے اس نکتہ نظر سے رجوع فرمایا اور امام ترمذی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے مرض الموت کے وقت اپنی جرابوں پر مسح کیا اور کہا کہ پہلے میں (اسے ناجائز سمجھتے ہوئے) ایسا نہیں کیا کرتا تھا۔

اور ہدایہ میں ہے ﴿انہ رجوع الی قولہما وعلیہ الفتوی﴾ امام صاحب نے اپنے دونوں شاگردوں کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا اور اسی پر ہمارا فتویٰ ہے۔ (۲۹)

◆ یاد رہے کہ جراب خواہ موٹی ہو یا پتلی بہر دو صورت ان پر مسح جائز ہے کیونکہ احادیث میں بلا استثناء جرابوں پر مسح کرنے کا جواز ہے۔

◆ پھٹی پرانی اور ناکارہ جراب پر مسح سے اجتناب ہی مناسب ہے۔



◆ بدبودار جرابوں سے دیگر نمازی پریشان ہوتے ہیں اس لیے مناسب ہے کہ انہیں اتار کر پاؤں دھو لیے جائیں۔

◆ جراب پہن کر پاؤں کے صرف اوپر والے (ظاہری) حصہ پر مسح کیا جائے۔ پاؤں کے نچلے حصہ اور پنڈلی وغیرہ کا مسح درست نہیں۔

◆ دستانوں پر مسح جائز نہیں اسی طرح پاؤں کے علاوہ جسم کے کسی اور حصہ پر بغیر کسی زخم اور چوٹ کے کپڑا لپیٹ کر مسح کرنا درست نہیں۔

(3) جو توں پر مسح:

مکمل بند جوتے ڈالے ہوں تو ان پر مسح کرنا جائز ہے بشرطیکہ حالت طہارت میں پاؤں داخل کیے ہوں اس کی دلیل درج ذیل ہے:

(۲۹) دیکھیے ہدایہ اور ترمذی حوالہ گذشتہ 'نیز قدوری مع شرحہ اللباب (۱/۴۰۱)

◆ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ ﴿توضا النبی ﷺ و مسح علی الجوربین والنعلین﴾ ”نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا اور جرابوں اور جوتیوں پر مسح کر لیا۔ (۳۰)



◆ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بوقت وضو اپنی جرابوں، جوتیوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔ (۳۱)

◆ اگر حالت طہارت میں موزے یا جرابیں پہن کر جوتا ڈالا ہو تو اسی طرح جوتے پر مسح کر لینا درست ہے بعد میں جوتا اتار بھی دیا جائے تو نیچے پہنی جرابوں پر دوبارہ مسح کی ضرورت نہیں۔

◆ اگر حالت طہارت میں موزوں اور جرابوں کے بغیر ننگے پاؤں میں بند جوتی



ڈالی ہو تو اس پر بھی مسح کرنا جائز ہے۔ البتہ اس کے بعد اسی جوتی کو پاک مٹی پر اچھی طرح سے صاف کر کے اس میں نماز پڑھنا چاہیے۔ اگرچہ بعض اہل علم ایسی صورت میں جوتا اتار کر ننگے پاؤں نماز پڑھنے کا بھی رجحان رکھتے

(۳۰) دیکھیے حوالہ نمبر (۲۲) |

(۳۱) | المعجم الاوسط للطبرانی (۱۱۲) ابن ماجہ (۵۶۰) بیہقی (۱/۲۸۵) |

ہیں۔ (۳۲)

◆ اگر جوتی مکمل بند (بوٹ) نہ ہو بلکہ کھلی (ہوائی چپل کی طرح) ہو اور نیچے پاؤں بھی ننگا ہو تو اس وقت مسح کی بجائے پاؤں کو دھونا ضروری ہے خواہ جوتوں سمیت ہی اچھی طرح دھولیا جائے۔



(4) پلاسٹر اور پیٹی وغیرہ پر مسح:

جسم کے کسی حصہ پر زخم یا چوٹ کی وجہ سے پٹی پلاسٹر یا ڈامر وغیرہ لگا ہو تو غسل یا وضو کے وقت دھونے کی بجائے اس پر تہاتھ سے مسح کر لینا ہی کافی ہے۔ اس کے دلائل درج ذیل ہیں:

◆ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ایک سفر میں ایک آدمی زخمی حالت میں جنبی ہو گیا تو لوگوں نے فتویٰ دیا کہ تمہیں مکمل غسل ہی کرنا ہو گا چنانچہ غسل کرنے سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ آنحضرت ﷺ کو جب اس کی اطلاع پہنچی تو آپ ﷺ نے غسل کا فتویٰ دینے والوں کی ڈانٹ ڈپٹ فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ ﴿و یعصب علی جرحہ خرقۃ ثم یمسح علیہا﴾ اسے چاہیے تھا کہ وہ اپنے زخم پر پٹی باندھ کر مسح کر لیتا اور باقی جسم دھولیتا۔ (۳۳)

(۳۲) دیکھیے تمام المنہ از علامہ البانی (ص ۱۱۵) |

(۳۳) ابو داؤد: کتاب الطہارۃ (۳۳۶) بیہقی (۲۴۷/۱) دار قطنی (۸۸۹/۱) مسند شہاب (۱۱۶۳) یاد رہے کہ اس کی سند میں کلام ہے اسی طرح بعض دیگر روایات سے بھی بیہقی پر مسح کرنا منقول ہے مثلاً ابن ماجہ (۶۵۷) نصب الرایہ (۱۸۶/۱) تلخیص الحبیر (۱۳۶/۱) تمام المنہ (ص ۱۳۳) البتہ ان تمام مرفوع روایات کی سندوں میں بھی کچھ نہ کچھ ضعف ہے تاہم بعض صحابہ کرام سے سند صحیح بیہقیوں پر مسح کرنا منقول ہے۔ |

◆ امام نافع (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک مرتبہ وضو کیا اور ان



کی ہتھیلی پر پٹی بندھی ہوئی تھی تو انہوں نے پٹی والی جگہ پر مسح کر لیا اور اعضا کو دھولیا۔ (۳۴)

◆ پٹی یا پلاسٹر زخم وغیرہ پر باہر مجبوری کیا گیا ہو تو بوقت غسل یا وضو اس پر ایک مرتبہ ہی مسح کر لیا جائے اور دوبارہ وضو یا غسل کے لیے مسح بھی دوبارہ کیا جائے۔

◆ جتنے دنوں تک پٹی یا پلاسٹر وغیرہ قائم رکھنا مجبوری ہے اتنے ہی دنوں تک اس پر مسح کرتے رہنا بھی جائز ہے۔

◆ موزوں اور جرابوں پر مسح کے لیے تو ضروری تھا کہ انہیں حالت طہارت میں پہنا گیا ہو مگر پٹی اور پلاسٹر کے لیے متعلقہ عضو کا پہلے سے حالت طہارت میں ہونا ضروری نہیں بلکہ اکثر و بیشتر زخم دھونے میں نقصان کا خدشہ ہوتا ہے۔

(5) مصنوعی اعضا پر مسح:

مصنوعی اعضا بنیادی طور پر دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جنہیں عمل جراحی کے ذریعے اصل عضو کی جگہ لگا دیا جاتا ہے اور انہیں اتارنے کے لیے بھی عمل جراحی ناگزیر ہوتا ہے ایسے اعضا اصل ہی کے حکم میں شمار کیے جائیں گے لہذا بوقت وضو یا غسل انہیں بھی دیگر اعضا کی طرح دھونا چاہیے (ایسے مصنوعی پاؤں پر موزے پہننے ہوں تو اس پر مسح کرنا بھی درست ہے۔)

دوسرے وہ مصنوعی اعضا جنہیں باسانی اتارنا ممکن ہو تو انہیں اتار کر متعلقہ حصہ دھویا جائے۔ مثلاً مصنوعی دانت باسانی اتارنا ممکن ہو تو اسے اتار کر دانت کی جڑوں اور مسوڑوں کو تر کیا جائے۔ اگر مصنوعی عضو ایسا ہو کہ جسے اتارنے سے وضو کا متعلقہ پورا اصل

عضو ہی غائب ہو یا مصنوعی عضو کو گیلیا کرنے سے اس کے خراب ہونے کا خدشہ ہو تو پھر ایسے مصنوعی عضو کو اتارے بغیر اس پر مسح بھی درست ہے مثلاً کسی شخص کا پورا بازو مصنوعی لگا ہو تو اسے دھونا اور اس پر مسح کرنا دونوں طرح درست ہے۔

(6) پگڑی اور عمامے پر مسح:

دوران وضو پگڑی اور عمامے پر مسح کرنا بھی جائز و مسنون ہے اس کے تفصیلی احکام وضو کے طریقہ کار کے تحت بیان کر دیے گئے ہیں لہذا تکرار کی ضرورت نہیں۔





پھر انہیں چہرے پر ملانیں



پھر انہیں چھوٹک لائیں



ہاتھ پاؤں بائیں بائیں



بارہواک ہاتھ پھیرنا ثابت نہیں



پھر دائیں تھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر پھیریں



بائیں تھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر پھیریں



دوران وضو پائی وغیرہ مسح جائز ہے



دیوار پر لگی ٹیلی میز لانا جائز ہے



بکے ٹھیلے پر تیمم کرنا جائز ہے



جواب پر سح کرنا جائز ہے

پھر بائیں ہونے پر سح کریں

دوران وضو پہلے دائیں ہونے پر سح کریں



پاؤں کے نیچے سح ثابت نہیں

چوڑی پر سح ثابت نہیں

پہلے دائیں پھر بائیں پر سح کریں



زیادہ بگٹی جواب پر سح نہ کریں

نگے پاؤں جتنے پر سح ثابت نہیں

جو تلیں سح جائز ہے

باب نمبر 3

نماز کا مکمل طریقہ صحیح احادیث اور
تصاویر کی روشنی میں

نماز کی فرضیت و اہمیت

نماز دین اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں شامل اہم ترین رکن ہے جس کے ساتھ ہر روز متعدد مرتبہ ہر بالغ مسلمان کو واسطہ پڑتا ہے۔ خواہ وہ حالت امن میں ہو یا جنگ میں' مقیم ہو یا مسافر، صحت مند ہو یا بیمار۔ نماز میں تخفیف کی سہولت تو موجود ہے مگر مرتے دم تک اسے کلی طور پر نظر انداز کرنے کی گنجائش موجود نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ﴿ان بین الرجل و بین الشرك و الکفر ترک الصلاة﴾ (۱) بلاشبہ نماز کا ترک کرنا (مسلمان) آدمی اور کفر و شرک کے درمیان حد فاصل ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے نماز ترک کر دی اس نے کفر کیا۔ (۲)

نماز کا مختصر طریقہ کار:

- ☆ قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہوں
- ☆ ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کی لوتک بلند کر کے اللہ اکبر کہیں۔
- ☆ پھر نہیں سینے پر اس طرح باندھیں کہ بائیں کی پشت پر دایاں ہاتھ ہو۔
- ☆ جسم قدرے جھکا کر نگاہ زمین کی طرف سجدے والی جگہ کے قریب رکھیں۔
- ☆ دعائے افتتاح (ثنا) پڑھیں۔
- ☆ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھیں۔
- ☆ پھر سورت فاتحہ پڑھیں۔
- ☆ پھر کوئی اور سورت پڑھیں

(۱) مسلم: کتاب الایمان : باب بیان اطلاق اسم الکفر (۸۲) ابو داؤد (۲۶۷۸)

نسائی (۲۶۳) ترمذی (۲۶۱۸) ابن ماجہ (۱۰۷۸)

(۲) ترمذی: کتاب الایمان : باب ما جاء فی ترک الصلاة (۲۶۲۱) صحیح نسائی

(۳۲۹) ابن ماجہ (۱۰۷۹)

- ☆ پھر رفع الیدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہیں۔
- ☆ پھر رکوع میں چلے جائیں
- ☆ حالت رکوع میں ہاتھوں سے گھٹنے تھام کر بازو تان کر رکھیں۔
- ☆ کمر بالکل سیدھی ہو
- ☆ سر کمر کے برابر ہونہ زیادہ اونچا ہونہ زیادہ نیچا۔
- ☆ رکوع میں تسبیحات پڑھیں۔
- ☆ پھر سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے اور رفع الیدین کرتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔
- ☆ پھر ربنا دلک الحمد پڑھیں۔ (اگر قومہ کی دیگر دعائیں یاد ہوں تو وہ بھی پڑھی جاسکتی ہیں)
- ☆ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ کے لیے جھک جائیں۔
- ☆ سجدہ ریز ہوتے وقت پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں پھر گھٹنے۔
- ☆ سجدے میں کہنیاں زمین سے بلند اور رانوں اور پہلوؤں سے جدا رکھیں۔
- ☆ پھر سجدے میں تسبیحات پڑھیں۔
- ☆ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھے ہو کر بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ رکھیں اور رب اغفر لی دو مرتبہ پڑھیں۔
- ☆ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کریں۔
- ☆ پھر دوسرے سجدہ سے اللہ اکبر کہتے ہوئے بیٹھ جائیں پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں۔
- ☆ دوسری رکعت کے سجدے کر کے تشہد کے لیے بیٹھیں۔
- ☆ درمیانے تشہد میں بھی اسی طرح بیٹھیں جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے ہیں اور التحیات پڑھیں۔

- ☆ آخری تشہد میں سرین زمین پر رکھ کر بیٹھیں۔
- ☆ آخری تشہد میں التحیات کے ساتھ درود ابراہیمی ضرور پڑھیں۔
- ☆ حالت تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کریں۔
- ☆ پھر تشہد کی دعائیں پڑھیں۔
- ☆ آخر میں دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

سترہ:

نماز شروع کرنے سے پہلے سجدہ والی جگہ کے نزدیک کسی چیز سے رکاوٹ کر لی جائے تاکہ اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ اس رکاوٹ اور اوٹ کے پیچھے سے گزرے۔ اسی اوٹ کو سترہ کہتے ہیں۔

- ◆ حضرت طلحہؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص (بوقت نماز) پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر (کسی چیز) کو اپنے سامنے رکھ (کر سترہ کر) لے تو پھر وہ نماز ادا کرتا رہے اور سترے کے پیچھے سے گزرنے والوں کی پروا نہ کرے۔ (۳)
- ◆ اگر کوئی شخص سترے اور نمازی کے درمیان سے گزرنے لگے تو حالت نماز ہی میں اسے ہاتھ سے روکنے کی پوری کوشش کی جائے۔ (۴)
- ◆ کم از کم ایک ہاتھ لمبی کسی بھی چیز کو سترہ بنایا جاسکتا ہے۔ (۵)
- ◆ نماز باجماعت کی صورت میں امام کے آگے سترہ ہونا کافی ہے کیونکہ امام کا سترہ تمام نمازیوں کے لیے بھی سترنے کا فائدہ دیتا ہے۔ (۶)

(۳) | مسلم: کتاب الصلاة: باب سترۃ المصلیٰ (۳۹۹)

(۴) | بخاری: کتاب الصلاة: باب منع المار بین یدی المصلیٰ (۵۰۵) ابن خزیمہ (۸۱۸)

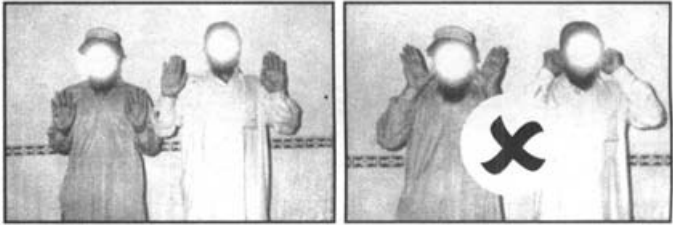
(۵) | ابو داؤد: کتاب الصلاة: باب ما یستر المہلبی (۶۷۶) ابن خزیمہ (۸۰۷)

(۶) | بخاری: کتاب الصلاة: باب سترۃ الامام سترۃ من خلفہ (۳۹۳، ۳۹۴)

نماز کا تفصیلی طریقہ کار

قیام:

- ☆ قبلہ رخ کھڑے ہو کر ”اللہ اکبر“ (اللہ سب سے بڑا ہے) کہیں اور
- ☆ اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں کی لو تک بلند کریں۔ (۷)

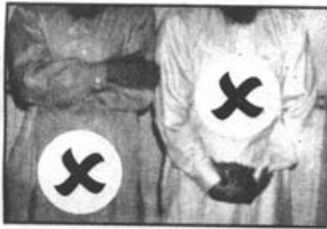


- ☆ ہتھیلیاں کھینچ کر قبلہ رخ رکھیں۔ (۸)
- ☆ ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں (نارمل طریقہ پر) کشادہ اور کھلی رکھیں۔ (۹)
- ☆ رفع الیدین کرتے ہوئے کانوں کو چھونا یا پکڑنا سنت سے ثابت نہیں۔
- ☆ دائیں ہاتھ کو بائیں (کی پشت) پر رکھ کر سینے پر باندھ لیں۔ (۱۰)

- (۷) بخاری: کتاب تقصیر الصلاة: باب ينزل للمكثوبة (۱۰۹۹) كتاب الاذان: باب رفع الیدین (۷۳۵) مسلم: كتاب الصلاة: باب الاستحباب رفع الیدین (۳۹۱)
- (۸) ابن خزیمہ (۳۵۹) مجمع الزوائد (۱۰۲/۲)
- (۹) اترمذی: كتاب الصلاة: باب ما جافی نشر الاصابع عند التكبير (۲۳۹) ابن خزیمہ (۳۵۸)
- ابو داؤد (۷۵۳) ابن حبان (۳۳۶) حاکم (۲۳۵/۱)
- (۱۰) ابو داؤد: كتاب الصلاة: باب وضع الیمنى على اليسرى فى الصلاة (۷۵۵) ابن خزیمہ (۳۷۹) احمد (۲۲۶/۵)

☆ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت یا کلائی یا ذراع (بازو) پر رکھنا تینوں طرح درست

ہے۔ (۱۱)



☆ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی کوئی روایت بھی بسند صحیح ثابت نہیں لہذا ناف کے

نیچے ہاتھ باندھنے سے اجتناب کریں۔ (۱۲)

☆ حالت قیام میں نمازی کے پاؤں بھی سیدھے قبلہ کی طرف ہونے چاہئیں اور پاؤں

جسم کے مطابق کھلے ہوں نازیادہ تنگ ہوں نازیادہ کشادہ۔

☆ حالت قیام میں سر قدرے جھکا کر اپنی نگاہ زمین یا سجدہ والی جگہ پر رکھیں۔ (۱۳)



☆ قرأت سے پہلے درج ذیل دعاؤں میں سے کوئی

بھی دعائے افتتاح پڑھیں۔

(1) ﴿سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ

اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ﴾ (۱۴)

(۱۱) انسائی: کتاب الافتتاح: باب فی الامام اذا رای (۲۹۰) بخاری (۷۳۰) ابن

خزیمہ (۳۸۰) ابن حبان (۳۸۵) |

(۱۲) امام نووی فرماتے ہیں کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایت کے ضعیف ہونے پر سب

(محمد شین) کا اتفاق ہے۔ دیکھیے شرح مسلم (۱۱۵/۳) شرح مہذب (۳۱۳/۳)

نصب الراية (۳۱۴/۱) فتح الباری (۲۲۴/۲) |

(۱۳) ابیہقی (۲۸۴، ۲۸۳/۲) حاکم بحوالہ صفة صلوة النبی (ص ۸۰) |

(۱۴) اترمذی: کتاب الصلاة: باب ما یقول عند افتتاح الصلاة (۲۴۳) ابو داؤد: الصلاة: باب من

رای الاستفتاح (۷۷۶، ۷۷۵) ابن ماجہ (۷۰۶) ابن خزیمہ (۴۷۰) حاکم (۲۴۵/۱) |

”یا اللہ! تو پاک ہے (ہم) تیری تعریف کے ساتھ (تیری پاکی بیان کرتے ہیں) تیرا نام بڑا بابرکت ہے تیری شان بلند و بالا ہے اور تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔“

(2) ﴿اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالطَّلْحِ وَالْبُرْدِ﴾ (۱۵)

”یا اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈال رکھی ہے۔ الہی! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے پاک صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! (اپنی بخشش کے) پانی برف اور اولوں سے میرے گناہ دھو ڈال۔“

(3) ﴿اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾ (۱۶)

”اللہ تعالیٰ تو ہر ایک چیز سے بڑا ہے۔ ساری تعریف ہی اللہ کے لیے ہے۔ وہ (ہر عیب سے) پاک ہے۔ صبح و شام (ہم اس کی) پاکی بیان کرتے ہیں۔

◆ پھر تعویذ پڑھیے۔ یعنی اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. (۱۷) میں شیطان مردود (کے شر) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ یا یہ پڑھیے

﴿اَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هُمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ﴾ (۱۸)

(۱۵) | بخاری: کتاب الاذان: باب ما يقول بعد التكبير (۷۴۴) مسلم: کتاب المساجد: باب ما يقال بين تكبيرة..... (۵۹۸)

(۱۶) | مسلم: ایضا (۶۰۱)

(۱۷) | مصنف عبدالرزاق: کتاب الصلاة: باب متى يستعيذ (۲۵۸۹)

(۱۸) | ابو داؤد: کتاب الصلاة: باب من رأى الاستفتاح..... (۷۷۵) ترمذی: کتاب

الصلاة (۲۴۲) ابن ماجہ (۸۰۷) نسائی | ابن خزیمہ (۴۶۷)

میں شیطان مردود (کے شر) سے اس کے خطرے اس کی پھونکوں اور اس کے دوسوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتا ہوں جو خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

☆ پھر تسمیہ اور فاتحہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ﴿۱۹﴾

”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا۔“

◆ امام جہری نمازوں میں بسم اللہ جہرا یا سرا کسی طرح بھی پڑھ سکتا ہے تاہم سری پڑھنا زیادہ مناسب ہے۔ (۲۰)

◆ یاد رہے کہ حدیث نبوی کے مطابق اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو (قیام میں) سورت فاتحہ نہ پڑھے۔ (۲۱)

خواہ نماز باجماعت ہو یا انفرادی، جہری ہو یا سری، فرض ہو یا نفل، بہر صورت سورت

(۱۹) بخاری: کتاب الاذان: باب ما یقول بعد التکبیر (۷۳۳) مسلم (۳۹۹) ابن خزیمہ (۳۹۵) حاکم (۲۳۲/۱) دار قلی (۳۰۵/۱) بیہقی (۳۶۲/۲)

(۲۰) بخاری: کتاب الاذان: باب ما یقول بعد التکبیر (۷۳۳) مسلم (۳۹۹) ابن خزیمہ (۳۹۵) حاکم (۲۳۲/۱) دار قلی (۳۰۵/۱) بیہقی (۳۶۲/۲)

(۲۱) بخاری: ایضا: باب وجوب القراءة للامام والمأموم مسلم ایضا، باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة (۳۹۳)

فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

- ◆ قرأت میں ہر آیت پر وقف کرنا سنت ہے۔ (۲۲)
- ◆ فاتحہ کے اختتام پر امین پڑھی جائے۔ اگر جبری نماز ہو تو امام کے ولا الہا لین کے بعد قدرے اونچی آواز سے آمین پکاری جائے۔ (۲۳)
- ◆ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی کوئی اور سورت (مکمل یا چند آیات) بھی تلاوت کریں۔ (۲۴)
- ◆ اگر جبری نماز امام کی اقتدا میں پڑھ رہے ہوں تو پھر فاتحہ کے علاوہ کوئی سورت تلاوت نہ کریں۔ (۲۵)

رکوع:

☆ قرأت سے فارغ ہو کر ”اللہ اکبر“ کہنے کے ساتھ دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں کی لو



تک اٹھاتے (یعنی رفع الیدین کرتے) ہوئے رکوع کے لیے جھک جائیں۔ (۲۶)

☆ حالت رکوع میں دونوں ہاتھوں سے اپنے گھٹنے مضبوطی کے ساتھ تھام لیں اور یاد رہے کہ انگلیاں کشادہ ہوں اور بازوؤں میں خم نہ ہو بلکہ تان کر اور

(۲۲) [ابو داؤد کتاب الحروف والقرات (۳۰۰۱)]

(۲۳) [بخاری: کتاب الاذان: باب جہر الامام بالتامین (۷۸۰) مسلم: کتاب الصلاة: باب

التسمیع والتحمید والتامین (۳۱۰) ابو داؤد (۹۳۲) ترمذی (۲۳۸) ابن خزیمہ (۳۹۹)]

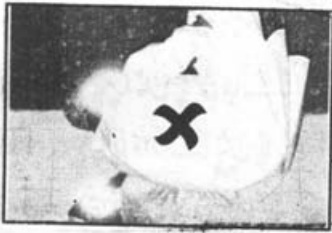
(۲۴) [بخاری: ایضا: باب امر النبی الذی لا یتم رکوعه بالاعادة (۷۹۳) مؤطا (۷۹/۱)]

(۲۵) [ابو داؤد: کتاب الصلاة: باب من ترک القراءة فی صلاته (۷۲۳)]

(۲۶) [بخاری: کتاب الاذان: باب رفع الیدین (۷۳۵ تا ۷۳۸) مسلم: کتاب الصلاة: باب

استحباب رفع الیدین (۳۹۰)]

پہلو سے دور ہٹنا کر رکھیں۔ (۲۷)



☆ حالت رکوع میں پشت اور سر بالکل سیدھا ایک سمت پر رکھیں۔ سر پشت کے مقابلے

میں نہ اونچا ہونہ نیچا۔ (۲۸)

☆ رکوع پورے اطمینان سے کریں ورنہ نماز ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ (۲۹)

☆ رکوع کی حالت میں درج ذیل تسبیحات ثابت ہیں۔

(1) ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ﴾

”میرا عظمت والا پروردگار (ہر عیب سے) پاک ہے۔ (۳۰)

(2) ﴿سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي﴾

”اے اللہ! جو ہمارا رب ہے تو پاک ہے، ہم تیری تعریف کرتے ہیں۔ الہی! مجھے

بخش دے۔ (۳۱)

(3) ﴿سُبُوْحٌ قُدُوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ﴾

(۲۷) ابو داؤد: کتاب الصلاة: باب افتتاح الصلاة (۴۳۱، ۴۳۳) ترمذی: کتاب

الصلاة: باب ما جاء انه يجاء في عن جنيبه في الركوع (۲۶۰)

(۲۸) مسلم: کتاب الصلاة: باب الاعتدال في السجود (۳۹۸)

(۲۹) بخاری: کتاب الاذان: باب امر النبي بالذي (۷۹۳) مسلم: کتاب الصلاة:

باب وجوب قراءة الفاتحة (۳۹۷)

(۳۰) مسلم: کتاب صلاة المسافرين: باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل

(۷۷۲) ابو داؤد (۸۶۹) ترمذی (۷۶۱)

(۳۱) بخاری: کتاب الاذان: باب الدعاء في الركوع (۷۹۳، ۸۱۷) مسلم (۴۸۳)

”وہ ہر عیب سے پاک ہے وہ فرشتوں اور جبریل کا رب ہے۔“ (۳۲)
 واضح رہے کہ اس کے علاوہ تسبیحات بھی ثابت ہیں اور بعض روایات سے معلوم ہوتا
 ہے کہ کسی بھی تسبیح کے الفاظ کم از کم تین مرتبہ دہرانا چاہئیں۔ (۳۳)
 جبکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ تین سے کم مرتبہ بھی جائز ہے۔ (۳۴)

قومہ:

☆ رکوع سے سرائھاتے وقت رفع الیدین کرتے اور سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ (اللہ



تعالیٰ نے اپنی تعریف کرنے والی کی سن لی) پڑھتے
 ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ (۳۵)

☆ پھر یہ دعا پڑھیں۔

﴿رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ﴾ (۳۶)

”اے ہمارے پروردگار! آپ کے لیے ہی ساری
 تعریف ہے، بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف۔“

☆ ﴿اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾ پڑھنا بھی ثابت ہے۔ (۳۷)

☆ رکوع کے بعد اعتدال و اطمینان کے ساتھ سیدھے کھڑے ہو کر مذکورہ دعا پڑھیں پھر
 اطمینان سے سجدہ ریز ہو جائیں۔ (۳۸)

☆ قومہ کی ایک اور دعا ﴿رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلءَ الْأَرْضِ وَ

(۳۲) [مسلم: ایضا (۴۸۷) ابو داؤد (۸۷۲)]

(۳۳) [ترمذی (۲۶۱) ابو داؤد (۸۸۶) ابن ماجہ (۸۹۰)]

(۳۴) [دیکھیے مسلم (۴۸۳، ۴۸۷) ابو داؤد (۸۶۹) ترمذی (۲۶۲، ۲۶۳)]

(۳۵) [بخاری (۷۳۶) مسلم (۴۷۶)]

(۳۶) [بخاری (۷۹۹)]

(۳۷) [بخاری (۷۹۶) مسلم (۴۰۹)]

(۳۸) [بخاری (۸۰۰) مسلم (۴۷۲) ابو داؤد (۸۵۷)]

مِلءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ أَهْلِ الشَّاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلْنَا
لَكَ عَبْدُ اللَّهِ هُمْ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِي لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا
الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ﴿٣٩﴾

”اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے ہر طرح کی تعریف ہے۔ آسمانوں اور
زمین اور ہر اس چیز کے بھراؤ برابر (تیری تعریف ہے) جو تو چاہے۔ بندے نے تیری جو
حمد و ثناء بیان کی تو اسی کا حقدار ہے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں۔ یا اللہ! تو جو عطا
کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور
سعادت مند کو اس کی سعادت مندی تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔“

☆ حالت قومہ میں ہاتھ باندھنے یا کھلے چھوڑنے کے بارے میں صریح طور پر کوئی
حدیث نہیں بعض لوگ پہلے قیام پر قیاس کرتے ہوئے قومہ میں بھی ہاتھ باندھنے کو
ضروری خیال کرتے ہیں تاہم یہ محض قیاس و رائے ہے حتمی دلیل نہیں۔ اس لیے اس
اجتہادی مسئلہ میں اختلاف رائے کی گنجائش موجود ہے۔

سجدہ:

☆ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ ریز ہو جائیں۔ (۴۰)

☆ سجدہ میں جھکتے ہوئے پہلے ہاتھ پھر گھٹنے

زمین پر رکھیں۔ (۴۱)

☆ گھٹنے پہلے زمین پر رکھنے سے متعلقہ احادیث

میں ضعف ہے لہذا اس سے اجتناب کریں۔ (۴۲)



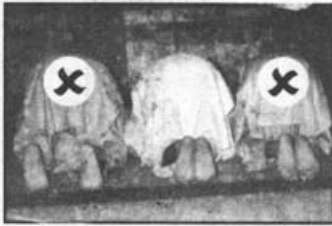
(۳۹) [مسلم (۲۷۷۷، ۲۷۷۸)]

(۴۰) [بخاری (۸۰۳) ابو داؤد (۸۵۷) ابن خزیمہ (۶۲۳)]

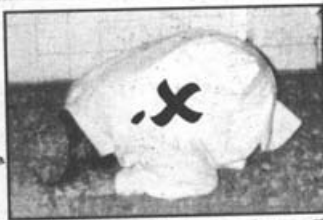
(۴۱) [ابو داؤد (۸۳۵) نسائی . احمد (۳۸۱/۲) بیہقی (۹۹/۲) دارمی (۱۳۲۷)]

(۴۲) [دیکھیے صفة الصلاة از البانی (۱۰۷) و تمام المنة (۱۹۳، ۱۹۵)]

- ☆ حالت سجدہ میں دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں کے برابر رکھیں۔ (۴۳)
- ☆ سجدہ میں پیشانی اور ناک دونوں زمین پر رکھیں۔ (۴۴)
- ☆ سجدے میں دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے بھی زمین پر ٹکا کر رکھیں۔ (۴۵)
- ☆ سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلہ رخ موڑتے ہوئے دونوں قدم زمین پر ٹیک کر کھڑے کریں۔ (۴۶)



- ☆ سجدے میں ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملا کر قبلہ رخ رکھیں۔ (۴۷)
- ☆ سجدے میں سینہ، پیٹ اور رانیں زمین سے اونچی رکھیں اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا کر کے رکھیں۔ (۴۸)
- ☆ سجدے میں کہنیاں زمین پر نہ بچھائیں اور نہ ہی پہلوؤں اور رانوں سے ملا کر رکھیں



بلکہ انہیں دونوں سے جدا اور زمین سے اونچا پھیلا کر رکھیں۔ (۴۹)

- ☆ سجدے میں یہ دعا پڑھیں

(۳۳) [ابو داؤد: کتاب الصلاة: باب الفتح الصلاة (۴۳۳، ۴۳۹) ابن خزیمہ (۲۳۰) ابن حبان (۳۸۵)]

(۳۴) [بخاری (۸۱۲) مسلم (۳۹۰) دار قطنی (۳۳۸/۱) ابو داؤد (۴۳۳) ترمذی (۴۷۰)]

(۳۵) [ابو داؤد (۸۵۹) ابن خزیمہ (۲۳۸) احمد (۳۳۰/۳)]

(۳۶) [بخاری (۸۲۸)]

(۳۷) [احاکم (۲۴۷/۱) ابن خزیمہ (۲۵۳) بیہقی (۱۱۲/۲) ابن حبان (۲۶۰/۵)]

(۳۸) [ابو داؤد (۴۳۰، ۴۳۳) ترمذی (۳۰۳)]

(۳۹) [بخاری (۸۲۸)]

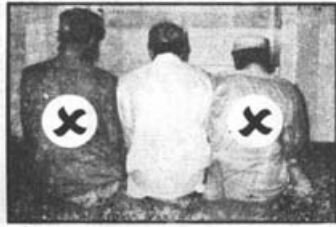
﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى﴾

”میرا عظمت والا پروردگار (ہر نقص و عیب سے) پاک ہے۔ (۵۰)“

☆ سجدے میں اس کے علاوہ تسبیحات اور دعائیں کرنا بھی ثابت ہے۔ (۵۱)

دو سجدوں کے درمیان جلسہ:

☆ اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھ جائیں۔ (۵۲)



☆ بیٹھتے وقت بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔ (۵۳)

☆ دائیں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کریں۔ (۵۴)

☆ دونوں قدموں کو کھڑا کر کے ایڑیوں کے بل بیٹھنا بھی جائز ہے۔ (۵۵)

☆ جلسہ میں دایاں ہاتھ دائیں ران اور بائیں

ران پر رکھیں۔ (۵۶)

☆ دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں یہ دعا پڑھیں

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي﴾ ”اے میرے



(۵۰) | مسلم (۷۷۲) |

(۵۱) | دیکھیے بخاری (۷۹۳، ۸۱۷) مسلم (۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۷) |

(۵۲) | بخاری (۷۸۹) مسلم (۳۹۲) |

(۵۳) | بخاری (۷۲۸) |

(۵۴) | ابو داؤد (۷۳۰) نسائی (۱۱۵۸) |

(۵۵) | مسلم (۵۳۶) ابو داؤد (۸۴۰) |

(۵۶) | ابو داؤد (۷۳۰) |

رب! مجھے بخش دے۔ اے میرے رب! مجھے معاف فرما دے۔ (۵۷)

جلسہ میں یہ دعا بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

﴿اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي﴾ (۵۸)

”یا اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت، ہدایت اور رزق عطا فرما۔“

دوسرا سجدہ:

☆ اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کریں۔ (۵۹)

☆ دوسرے سجدہ کی مکمل کیفیت پہلے سجدہ ہی کی طرح ہونی چاہیے۔



جلسہ استراحت:

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھا کر تھوڑی دیر کے

لیے اطمینان سے بیٹھ جائیں پھر دوسری رکعت کے لیے

کھڑے ہو جائیں۔ (۶۰)

دوسری رکعت:

☆ دوسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھوں

کا سہارا لے کر کھڑے ہوں۔ (۶۱)

☆ پہلی رکعت ہی کی طرح دوسری رکعت ادا کریں۔ (۶۲)

البتہ دوسری رکعت میں دعائے افتتاح نہ پڑھیں۔ (۶۳)



(۵۷) | ابو داؤد (۸۶۹) ابن ماجہ (۸۹۷) دارمی (۱۳۲۵) حاکم (۲۷۱/۱)

(۵۸) | ابو داؤد (۸۵۰) ترمذی (۲۷۳) حاکم |

(۵۹) | بخاری (۸۰۳) ابو داؤد (۸۵۲)

(۶۰) | بخاری (۸۰۳) ترمذی (۲۸۷) ابن خزیمہ (۲۷۶)

(۶۱) | بخاری (۸۲۳)

(۶۲) | بخاری (۷۹۳)

(۶۳) | مسلم (۵۹۹)

درمیانی تشہد:

☆ دوسری رکعت مکمل (سجدے) کرنے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں



اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔ (۶۴)

☆ دائیں ہاتھ کو دائیں اور بائیں ہاتھ کو بائیں

گھٹنے پر رکھیں۔ (۶۵)

☆ دونوں ہاتھوں کو حسب ترتیب دونوں رانوں

پر رکھنا بھی درست ہے۔ (۶۶)

☆ تمام انگلیاں بند کر کے شہادت والی انگلی کو قبلہ رخ کر کے اس کے ساتھ اشارہ

کریں۔ (۶۷)



☆ یا پھر انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھیں اور شہادت والی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں۔ یہ بھی

درست ہے۔ (۶۸)

☆ واضح رہے کہ صرف اشہد ان لا الہ الا اللہ کہتے وقت انگلی سے اشارہ کرنا پھر

(۶۴) | بخاری (۸۲۷، ۸۲۸) |

(۶۵) | مسلم (۵۷۹) |

(۶۶) | مسلم (۵۷۹) |

(۶۷) | مسلم (۵۸۰) |

(۶۸) | مسلم (۵۷۹) |

اسے نیچے کر لینا کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں۔

☆ حالت تشهد میں اپنی نظر انگشت شہادت پر رکھیں۔ (۶۹)

☆ پھر یہ دعا پڑھیں۔

﴿التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾ (۷۰)

”قولی بدنی اور مالی عبادات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں۔ اے نبی ﷺ!

آپ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اس کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ اور ہم پر بھی اور اللہ کے

دوسرے نیک بندوں پر بھی سلامتی نازل ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا

معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

☆ پہلے التحیات کے ساتھ درود ابراہیمی اور کوئی بھی دعا پڑھنا جائز ہے۔ (۷۱)

تیسری رکعت:

تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت ”اللذاکبر“ کہیں اور رفع الیدین بھی کریں۔ (۷۲)

چوتھی رکعت:

پہلی رکعت ہی کی طرح تیسری اور چوتھی رکعت ادا کریں۔ (۷۳)

(۶۹) [ابو عوانہ (۲۴۶/۲) ابن خزیمہ (۷۱۹)]

(۷۰) [بخاری (۸۳۱، ۸۳۵) مسلم (۳۰۲)]

(۷۱) [انسائی (۱۱۶۳)]

(۷۲) [بخاری (۷۳۹) ترمذی (۳۰۳)]

(۷۳) [بخاری (۸۲۳)]

آخری تشهد:

☆ چوتھی رکعت مکمل کرنے کے بعد آخری تشهد کے لیے بیٹھتے وقت دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں اس کے نیچے بچھاتے ہوئے دائیں پنڈلی سے باہر نکالیں اور سرین پر بیٹھ جائیں۔ (۷۴)



☆ پہلے تشهد کی طرح ہاتھوں کو رانوں یا گھٹنوں پر رکھیں اور انگشت شہادت قبلہ رخ کر کے اشارہ کریں۔ (۷۵)

☆ التحيات پڑھنے کے بعد یہ درود (ابراہیمی) پڑھیں:

﴿اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ﴾ (۷۶)

”یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے رحمت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر۔ بے شک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت فرما حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل

(۷۴) |بخاری (۸۲۸)|

(۷۵) |دیکھیے حوالہ نمبر ۱۵۶|

(۷۶) |بخاری (۳۳۷۰) مسلم (۳۵۰)|

فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر۔ بلاشبہ تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔“
☆ درود کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَائِمِ وَالْمَغْرَمِ﴾ (۷۷)

”یا اللہ! میں تجھ سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ الہی! میں تجھ سے مسیح و دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے موت و حیات کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے گناہوں اور قرض (کے بوجھ) سے پناہ مانگتا ہوں۔“

☆ اس کے علاوہ کوئی بھی پسندیدہ دعا پڑھی جاسکتی ہے مثلاً

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا
أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ الْعَفُورُ
الرَّحِيمُ﴾ (۷۸)

”یا الہی! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں لہذا تو اپنی جناب سے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تو ہی بخشہار اور نہایت مہربان ہے۔“

﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي
وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾ (ابراہیم ۴۰-۴۱)

”اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنائے رکھ اور میرے اولاد کو بھی۔ اے ہمارے رب! تو دعا کو قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے میرے (مسلم) والدین اور تمام مسلمانوں کو بھی (اس دن) معاف فرما دے کہ جس دن حساب کتاب ہوگا۔“

(۷۷) بخاری (۸۳۲) مسلم (۵۸۹) ۱ لفظیہ المسلم

(۷۸) بخاری (۸۳۳) مسلم (۲۷۰۵) ۱

سلام:

پہلے دائیں اور پھر بائیں جانب رخسار پھیرتے ہوئے دونوں بار یہ کہیں:

﴿السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ﴾

”تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور رحمت نازل ہو۔“ (۷۹)

نماز کے بعد اذکار:

☆ سلام پھیرنے کے بعد اونچی آواز سے اللہ اکبر کہیں۔ (۸۰)

☆ تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ پڑھیں۔ (۸۱)

☆ 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ، 33 مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور 34 مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ پڑھیں۔ (۸۲)

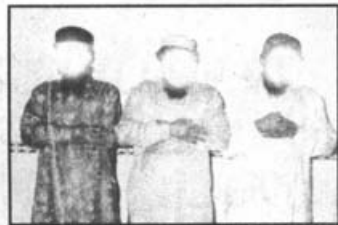
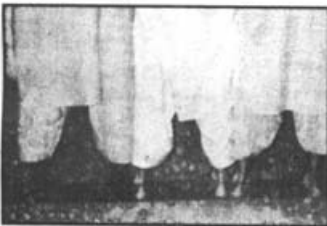
☆ اس کے علاوہ آیت الکرسی اور دیگر اذکار بھی مروی ہیں۔

☆ ہر نماز کے بعد اجتماعی دعا کی عادت نہ ڈالیے کیونکہ یہ سنت سے ثابت نہیں۔

نماز باجماعت کے چند مسائل:

☆ صفیں سیدھی ہوں اور تمام نمازیوں کے پاؤں اور کندھے آپس میں ایک دوسرے

کے ساتھ ملے ہوں۔ (۸۳)



[۷۹] ابو داؤد (۹۹۶) ترمذی (۲۹۵)

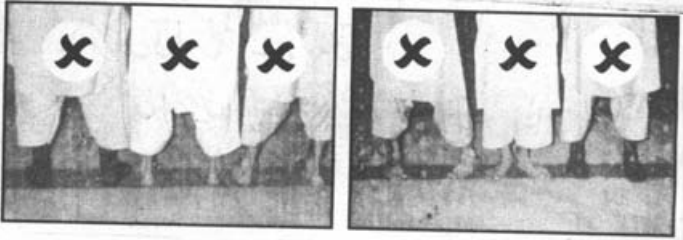
[۸۰] بخاری (۸۳۱) مسلم (۵۸۳)

[۸۱] مسلم (۵۹۱)

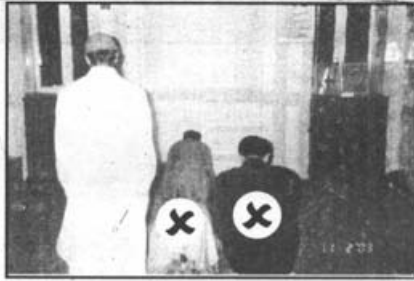
[۸۲] مسلم (۵۹۶)

[۸۳] بخاری (۷۱۸، ۷۲۵)

☆ صفوں کے درمیان خالی جگہ نہ ہو۔ (۸۴)



☆ امام کی مکمل اقتدا کریں حتیٰ کہ امام ایک رکن سے دوسرے میں منتقل ہو جائے تو پھر آپ اس کی اقتدا کرتے ہوئے دوسرے رکن میں چلے جائیں۔ امام سے پہلے ہی یا امام کے ساتھ ساتھ ہی نماز نہ پڑھیں بلکہ امام کے پیچھے پیچھے رہیں۔ (۸۵)



☆ دو آدمی جماعت کروائیں تو امام بائیں طرف جبکہ مقتدی دائیں جانب کھڑا

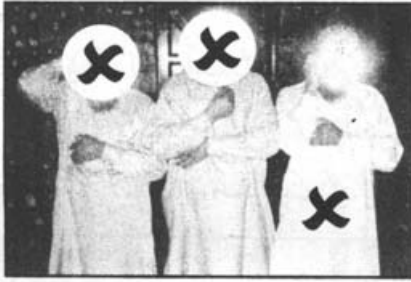
ہو۔ (۸۶)



[۸۳] بخاری (۷۱۸، ۷۲۵)

[۸۵] بخاری (۶۹۰، ۶۹۱) مسلم (۳۲۶، ۳۲۷)

- ☆ عورتوں کی امام اگر عورت ہو تو وہ صف کے درمیان ہی میں کھڑی ہو کر امامت کروائے۔ (مردوں کی طرح آگے ہو کر نہیں) (۸۷)
- ☆ نماز میں فضول حرکتیں نہ کریں اور نہ ہی بھاگ کر جماعت میں شریک ہوں بلکہ وقار اور سکون کے ساتھ صف میں شامل ہوں۔ (۸۸)



(۸۶) [مسلم (۶۶۰)]

(۸۷) [ابن ابی شیبہ (۸۹/۲)]

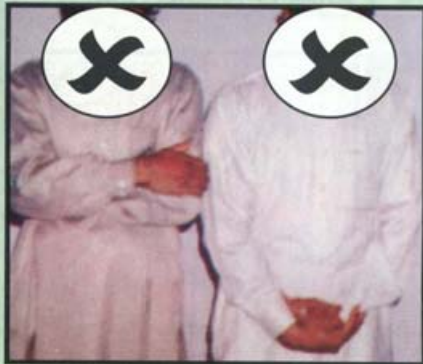
(۸۹) [مسلم (۶۰۲)]



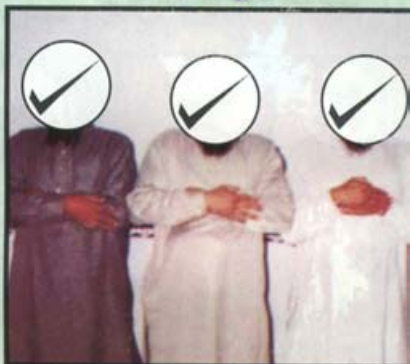
رفع الیدین کا غلط طریقہ



رفع الیدین کا صحیح طریقہ



سینے پر ہاتھ باندھنے کا غلط طریقہ



سینے پر ہاتھ باندھنے کا صحیح طریقہ



رکوع جانے سے پہلے رفع
الیدین کریں



مکمل قیام کا صحیح طریقہ

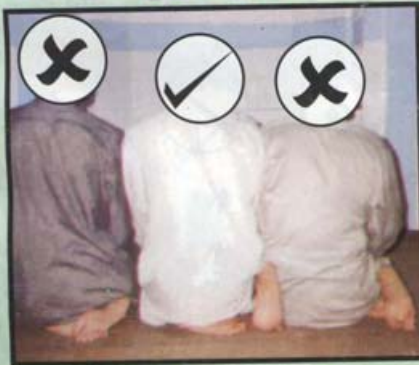


دو چوڑے کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ

سجدے کا غلط طریقہ



چوں کے درمیان بیٹھنا ہے دو چوڑے کے لیے تنگ بیٹھنا ہے پھر ہاتھوں کا ہارا لیا کرتے ہیں



درمیان بیٹھنے کا طریقہ

تشہد میں ہاتھ رکھنے کا طریقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انسان ہی نہیں بلکہ جنات کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت و پرستش کیلئے پیدا فرمایا ہے اور عبادات میں سب سے افضل عبادت نماز ہے۔ نماز ہی کافر و مسلم اور مومن و مشرک کے درمیان حد فاصل ہے۔ روز محشر سب سے پہلا سوال نماز ہی کے بارے میں کیا جائیگا۔ نماز ہی وہ فریضہ ہے جسکی ادائیگی بہر صورت ضروری ہے..... خواہ حالت امن ہو یا جنگ، حالت صحت ہو یا مرض، حالت اقامت ہو یا سفر نماز میں تخفیف کی سہولت تو موجود ہے لیکن اس میں مکمل معافی کی گنجائش نہیں۔ لیکن..... نماز کو پابندی وقت کیساتھ مسجد میں باجماعت ادا کر لینا ہی کافی نہیں..... اور نہ ہی خشوع و خضوع، عاجزی و انکساری اور پورے اخلاص کیساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جانا نماز کی قبولیت کی علامت ہے..... بلکہ اس فریضہ سے عہدہ برآ ہونے اور نماز کو قبولیت کے درجہ تک پہنچانے کیلئے یہ بھی ضروری بلکہ انتہائی ضروری ہے کہ نماز نبی اکرم ﷺ کے طریقے اور سنت کے مطابق ادا کیجائے۔ بکبیر تحریمہ سے لیکر سلام تک..... قیام و قعود ہو یا رکوع و سجود، اذکار و تسبیحات ہوں یا قرأت قرآن..... ہر چیز سنت کی روشنی میں ادا کیجائے۔ مگر ایسا کس طرح ممکن ہے اسکا حل آپ کو اس کتاب میں ملے گا..... نہ صرف قولی طور پر بلکہ تصاویر کیساتھ عملی طور پر بھی..... اور نہ صرف نماز کا عملی طریقہ بلکہ وضو اور تیمم کا عملی طریقہ بھی..... اور نہ صرف یہ کہ ہر بات مستند حوالہ جات سے مزین ہے بلکہ وضو، تیمم اور نماز کی عام غلطیاں بھی نشان زد کر دی گئی ہیں.....

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ!